۷۸۶

فتبارک اللہ احسن الخالقین

الحمد للہ والمنۃ کہ دیوان ہدایت نشان سراپا خیر و سعادت المسمیٰ بہ

دیوان گلشن ہدایت

مصنفہ جناب مولانا حاجی حافظ عبدالکریم صاحب متخلص بہ مسلم

حسب فرمایش برادرم جناب حاجی محمد عبدالقیوم صاحب تاجر کتب کلکتہ باہتمام کمترین
محمد قمر الدین

در مطبع قیومی واقع کانپور طبع گردید

سنہ ۱۹۲۲ء

تنقیح

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ثنا اُس ذات منزّہ و مبّرا وحدہ لا شریک لہ کو جس نے گلدستہ الفاظ چار عناصر بنا بر ترکیب مادۂ اجسام مرکبہ
سے مخلوط کر کے ایک صفحہ وجود پر قلم قدرت سے نقوش مختلفہ کے اور حالات رنگہاے رنگین بھر کر اُس معنی گوہر
بلبلہ بے آب کو نطق و فصاحت و بلاغت و شعر و انشاء و سخن و نکات سے آبدار کر مع حواس خمسہ مزین کر کے
براہ کیا بنا بر فحواے الحمد للہ رب العالمین و نعت مفخر موجودات مخزن ملکوت و جبروت و گوہر ناسوت و
لاہوت بر ترمرسلین خاتم النبیین سید العرب و العجم انا سیّد ولد آدم یوم القیامۃ مسبب لولاک لما خلقت
الافلاک علت غائی صلی اللہ تعالیٰ وعلیہ وسلم و چار وزیر گوشہ مسند نشینان خوش کنندہ آنحضرت دل و
جان علی آلہ و اصحابہ التسلیم ۔ بعد حمد و نعت محمد عبد الرشید ابو السادات ین مولف رسالۂ ہذا ساکن
مقام جھومکا بخدمت ارباب بصیرت و اصحاب حقیقت و شعراے واقف رمز معرفت یہ عرض پیرا ہے کہ یہ نسخہ
گلشن ہدایت جس کا ہر کلام مطابق آیات قرآن مجید و اخبار شریف الف سے یے تک تحریر ہے سراپا
رنگین نئے طرز نئے کلام پر مضمون و بلاغت مین افہام عام تصور مزید ہے جب ناظرین اس دیوان پاک پر نظر
ڈالین گے خیال شعراے الگ پائین گے یہان عشق مجازی کا کام نہین چشم و لب و دندان ابرو و قد و کمر و خال و
زلف کا نام و نشان نہین جو کچھ اس مین بیان ہے واللہ ایماے ایمان ہے دیوان مجازی نہین دیوان حقیقی ہے اکثر غزلخوان
آتش و ظفر پر جان دیتے تھے اور تبدیل ذائقہ کے خیال مین تھے اور بچارے عوام جب لفظ مجازی سے معنی حقیقی پر سمجھنے
مین قادر نہوتے تھے شوق و مسرت دل ہی دل مین رکھ لیتے تھے اب ہوشیاران خرامان حیرت آئین اس کے مضامین کو خوب
کرین ۔ یہ لکھنے کو اور ہر ایک کے مقصد کو پائین گے فی الواقع یہ وہی رسالہ ہے جس کے اکثر مشتاق تھے ۔ جو بیمار اس نسخہ
دیوان مین اپنا علاج دیکھے گا ضرور اس مرض کا علاج تحریر پائیگا یون نہین ملاحظہ پر موقوف ہے دیکھو غزلیں مجبر تحقیق ہو فقط

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ردیف الف

اے خالق ہر جسم و جان تجھ بن نہین کوئی مرا — اے رازق ہر انس و جان تجھ بن نہین کوئی مرا

اے دستگیر بیکسان تجھ بن نہین کوئی مرا — اے چارۂ بیچارگان تجھ بن نہین کوئی مرا

اے حافظ و ناصر مرے تجھ بن نہین کوئی مرا — اے حاضر و ناظر مرے تجھ بن نہین کوئی مرا

تو ہی مرا معبود ہے تو ہی مرا مسجود ہے — تو ہی مرا مقصود ہے تجھ بن نہین کوئی مرا

اے بادشاہِ دو جہان تو ہے پناہ عاصیان — مین تجھ سوا جاؤن کہان تجھ بن نہین کوئی مرا

اے رازق بیدست و پا مین ہون ترے در کا گدا — رکھتا ہون تیرا آسرا تجھ بن نہین کوئی مرا

اے لائق حمد و ثنا اے لازوال لافنا — بگڑی ہوئی میری بنا تجھ بن نہین کوئی مرا

یان پالنے والا کوئی اور مارنے والا کوئی — دان بخشنے والا کوئی تجھ بن نہین کوئی مرا

فرش زمین سے تا فلک و ر آسمان سے عرش تک — دیکھا اٹھا کر جب پلک تجھ بن نہین کوئی مرا

کی داہنے بائین نظر پیش و پس زیر و زبر — ہر سو تو ہی جلوہ گر تجھ بن نہین کوئی مرا

دیگر

شکر ہو کس سے ادا یارب ترے احسان کا — تونے ہم کو نور بخشا نیر ایمان کا
خاص نگہ لطف سے تونے کیا فرمان پذیر — ہم گنہگاروں کو اپنے دفتر فرمان کا
فرق ہم کھوٹا کھرا کسطرح پہچانتے — تو عطا معیار گر کرتا نہین فرقان کا
آستان پاک تیرا قبلۂ حاجات ہی — ہر ملک ہر جانور ہر جن ہر انسان کا
نعمت غیبی سے اپنے پالنے والا ہی تو — بے پر و بے دست و پا و بے سر و سامان کا
خلد مین بخشے گا تو پھر حور و غلمان قصور — باغ انگور و کھجور و لیچی و رمان کا
ہی تو وہ قہار کہ تیرے غضب کے سامنے — ہوش گم ہی ہر نبی و غوث عالی شان کا
تجھسے جب تک اذن محشر مین شفاعت کا نہو — تاب ہی کس کو کہ ہو شافع کسی کی جان کا
بندگی دی چھوڑ تیری جسنے وہ ساتھی ہوا — بیگمان فرعون ابی ابن خلف ہامان کا
سر پر اس نمرود کے جوتا لگانا ہی مفید — مغز مین ہو جس کے کچھ نخوت و طغیان کا
غیر کو جس نے یہان ٹھہرالیا تیرا شریک — جا کے دوزخ مین مزہ چکھیگا کلا ہن تا ابد
نص واضح پر ترے لاتا ہی جو عقلی دلیل — شاید اس کو حال کچھ پہونچا نہین شیطان کا
لوگ تو سو سو طرح کی نیکیان کہتے ہین پر — آسرا مسلم کو ہی یارب تری غفران کا

دیگر

جو کوئی رکھتا ہی دل مین الفت خیر الورا — صادق و کامل وہی ہی امت خیر الورا

اصل دین کبریا ہے سنتِ خیر الوریٰ	مغزِ شرعِ مصطفےٰ ہے سنتِ خیر الوریٰ
بوستانِ دینِ حق مین گلشنِ اسلام مین	غنچۂ راحت فزا ہے سنتِ خیر الوریٰ
کیون نہو لفظ محمدؐ کلمۂ طیب کے ساتھ	جزوِ توحیدِ خدا ہے سنتِ خیر الوریٰ
پیروِ سنت کے نسیان سخط کیواسطے	شافعِ روزِ جزا ہے سنتِ خیر الوریٰ
اہل سنت کو میسر کیون نہو القائے دل	کاشفِ سرِ خدا ہے سنتِ خیر الوریٰ
پیرہن صدری عمامہ سے نہین پرہیزگار	اہلِ تقویٰ کا قبا ہے سنتِ خیر الوریٰ
ای فقیر نفس کش ای صوفی خلوت نشین	تیرے لیے کیمیا ہے سنتِ خیر الوریٰ
اہل سنت کو کسی کے قول پر کرکے نظر	چھوڑ دینا کب روا ہے سنتِ خیر الوریٰ
کیا برائی تھی ترے حق مین بتا ای بدعتی	چھوڑ جو تو نے دیا ہے سنتِ خیر الوریٰ
بدعتی کا کس طرح مقبول ہو صوم و صلوٰۃ	ہر عبادت کا سرا ہے سنتِ خیر الوریٰ
ای عزیزو دینداری ہے اسی کی معتبر	جو سدا کرتا ادا ہے سنتِ خیر الوریٰ
ہم کو بس کافی ہین دو مہدی ہدایت کیلیے	ایک قرآن دوسرا ہے سنتِ خیر الوریٰ
روگ مین بدعت کے ہین جو لوگ انکے واسطے	نسخۂ شافی دوا ہے سنتِ خیر الوریٰ
جس طرح توحید ہے حبِ الٰہی کا نشان	حبِ نبوی کا پتہ ہے سنتِ خیر الوریٰ

ایک سنت کو بھی اے مسلم نہ ہلکی جان تو
اتباعِ کبریا ہے سنتِ خیر الوریٰ

کوئل پپیہا فاختہ ہستی سے دل برخاستہ	کہتے ہین سب بے ساختہ آخر فنا آخر فنا
قمری و بلبل یہ سخن کہتی ہین گو اپنا وطن	ہی آج یہ باغ و چمن آخر فنا آخر فنا
سوتا ہی کیون غافل پڑا سر خواب غفلت سے اٹھا	پہونچی نہین کیا یہ ندا آخر فنا آخر فنا
پھسلا بہت اب بھی سنبھل مت پی مے ہوشی کی چل	اکدن گریگا سر کے بل آخر فنا آخر فنا
اپنی کمر توشہ سے کس مت کر بھروسا عیر پر	درپیش ہی لانبا سفر آخر فنا آخر فنا
مسلم تجھے خفقان ہی جو موت سے نسیان ہی	کیون جان کر انجان ہی آخر فنا آخر فنا

دیگر

روز اول ہی مین جس کا بخت یاور ہوگیا	صاحب ایمان وہ دنیا مین آکر ہوگیا
جب سے ہم کو گور و حشر و نا کا ڈر ہوگیا	سوزش غم سے جگر مین داغ اکثر ہوگیا
جس کے دل پر تیر توحید کا پہونچا اثر	سنگ خارا سے اسی دن لعل احمر ہوگیا
کیون نہ پہونچے عرش پر فریاد اس مظلوم کی	جس کا ہمدم نعرۂ اللہ اکبر ہوگیا
اب کیا شیطان کو جو گمراہ کر ڈالے اسے	جس کا وہ ہادی برحق آپ رہبر ہوگیا
گرچہ سب مخلوق سے انسان بہتر ہی مگر	حق سے روگردان ہوا تو سب سے بدتر ہوگیا
ہی تو عالم عابدون مین جیسے انجم مین قمر	بے عمل نکلا تو پھر وہ مولوی خر ہوگیا
الکیا یہ فضل ایزدی اولاد آدم پر ہوا	کوئی عالم ہوگیا کوئی پیمبر ہوگیا
کوئی عابد کوئی زاہد کوئی صوفی کرام	کوئی ان مین غازی کرار صفدر ہوگیا

کس طرح پاوین خدا کی راہ بیچارے عوام
مولوی درویش ہر اک طالب زر ہوگیا

جاہلون کے بیچ وہ مشہور رہنما ہوا
جو مطیع سنت ساقی کوثر ہوگیا

یاالٰہی ہو امام وقت کا جلدی ظہور
قافلہ اسلام کا بے تاج بے سر ہوگیا

یاالٰہی دیکھکر ہر ہر طرح کی بدعتین
بندۂ مسلم ترا اب دل سے مضطر ہوگیا

ردیف بائے موحدہ

دلا تجھ سے بنیگی بندگی کردگاری کب
چھٹیگی نفس بد اندیش کی خدمتگزاری کب

لڑکپن کھیل ہی مین کھویا جوانی خواب مین گذری
بڑھاپا آنکر پہونچا کریگا ہوشیاری کب

سفر در پیش ہے لے ساتھ جلدی توشۂ منزل
خبر کیا ہے کہ عزرائیل کی پہونچے سواری کب

رفیقان سفر تو چل بسے اپنے ٹھکانے پر
ہماری کوچ کی اب دیکھیے آتی ہے باری کب

خزان نے باغ دین کو کردیا بے رونق و ویران
سنی جائیگی یارب بلبلو نکی آہ و زاری کب

یہان جو قعقعون مین کھو رہا ہے زندگی اسکو
بچائیگی جہنم سے وہان کی اشکباری کب

نہ دیکھے گلشن ہستی یہان باد خزان جبتک
کرے سرسبز آ فردوس کی باد بہاری کب

خدایا سیر شہر اتقا کو دل تڑپتا ہے
مجھے زندان عصیان سے ملیگی رستگاری کب

فقیر خرقۂ اخلاص سے دو دل کو آرایش
خدا دیکھے ہے دستار ریا کی آبداری کب

ملا تقدیر مین سر و صنم کا پوجنا جس کو
بھلا مسجد مین جاکر سر جھکاوے پیش باری کب

تجھے جو آدمی راہ خدا مین ایک پیسہ دے
قناعت کر نہ تو اُس سے صد و پنجاہ کا طالب

پھنسا وہ مرغ دل شرک خفی کے دام مین جا کر
ہوا جو زلف و خال یار رشک ماہ کا طالب

نکل کر مدرسہ سے کیون گیا گوشہ مین اے مُلّا
ہوا تو اندنون تنہا کسی روباہ کا طالب

تلاش حق مین لا مذہب ہوا مشہور مین لیکن
بحمد اللہ ہوئے مین مطلب لخواد کا طالب

بھلا کیونکر ہووین شاہی منکر شریعت کے
جو نازان ہین کہ ہوئے مین چشتیہ درگاہ کا طالب

اٹھا اب پردۂ جاہ مجازی دل سے اے اسلم
اگر منظور ہے ہونا حقیقی جاہ کا طالب

دیگر

اے اخی دُر حق سے مت کر کنارا ہے صواب
ورنہ محشر مین گناہونکا اٹھا وینا عذاب

گر صفے ہو دریائے ہستی آج تیری موجزن
آخرش ہوجائیگی اکدن فنا مثل حباب

نام لے اللہ کا ہر دم کے ساتھ اے خوش نفس
ہر نفس کے شکر کا لیگا خدا تجھ سے حساب

خانۂ ایمان کے ہین توحید سنت دو چراغ
جیسے ایوان فلک مین آفتاب و ماہتاب

آپکو اے غرق بحر یاد حق مین اے عزیز
گوہر مقصود سے ہونا اگر ہے کامیاب

شرط ہے انسانیت کے واسطے عقل و تمیز
ورنہ سارے جانور بھی جانتے ہین خورد و خواب

کیسے اے مشرک بھلا انسان ہم سمجھین تجھے
جبکہ خود اللہ نے تجھکو کہا شر الدواب

یان تو ہے طرار تو حاضر جوابی مین میان
یاد ہے کچھ گور و محشر کے سوالونکا جواب

حق تو یہ یوں ہیں کہ گھر میں دکا ہے کا سد بار
اس حرامی مال سے مقبول ہو کیونکر زکوٰۃ

سانپ ہو کر طوق سا لپٹے گا آقا کے گلے
گنج وہ جس سے یہاں نکلے نہیں باہر زکوٰۃ

سکہاے سیم و زر دنیا کے ہیں مار سیاہ
انکے منہ سے لیوای یار ہی منتر زکوٰۃ

یوں تو محتاجوں کو دیتے ہیں ہزاروں کے حساب
کب ادا ہوتی ہے اس خیرات کے اندر زکوٰۃ

حصۂ چہلم زر و نقرہ سے اپنے ہر برس
مستحقوں کو دیا کر اے کرم پرور زکوٰۃ

گو کہ ہر مسکین کو یہ مال دنیا ہے روا
لیکن افضل ہے کہ پاویں غازی صفدر زکوٰۃ

اور سب ورد و وظیفے ہیں فقیروں کے لیے
اغنیا کے حق میں ہے ہر ورد سے بہتر زکوٰۃ

اے تونگر بعد توحید و نماز و روزے کے
تجھ سے پوچھی جائیگی روز محشر زکوٰۃ

ہے یہاں عاقل اگر اس فرض کا تو منکر ہے
ورنہ دکھلائیگی تجھکو اژدہے کا گھر زکوٰۃ

زیور و نقدی سے اپنے یہاں دیوے جدا
مال سے اپنے الگ تیار ہے شعبہ ہر زکوٰۃ

ہے بظاہر آج تو نقصان جسکا یہاں
کل منافع تجھکو دکھلائیگی افزوں تر زکوٰۃ

دیکھنا یہ ہیں کہ لیں گے یوں اہل نظر
واہ رہی ہمتی ہے اپنی ذات سے ہر زکوٰۃ

گور میں اہل کرم کی دلدہی کے واسطے
آئیگی بنکر بشکل حور خوش منظر زکوٰۃ

صاحبان سیم و زر کو عالم تقدیر میں
واسطے سنگار کے حق نے دی زیور زکوٰۃ

نام کر دینی ہمیشہ اپنے صاحب کا یہاں
کر بلکو شہر و بشر کو وہ خبر ہے زکوٰۃ

اس غزل کو سنکے اہل علم جو ہونگے زردار
دینگے خوش ہو کر اپنے مال سے لیکر زکوٰۃ

ردیف تا

غمی ہو یا ہو شادی یا ہو ختنہ یا عقیقہ ہو
پھر اس رسم بد سے ہے جواز روی خبر بدعت

خدایا بھیج اب جلدی کسی ہادی جابر کو
بہت ہی چھا گئی شہر و بشہر و گھر بگھر بدعت

انھیں رفتار سنت کس طرح خوش آئے اے مسلم
دلون مین گھر گئی جن پلیدون کے اثر بدعت

دیگر

کامل بیان ہے جسکی توحید اور سنت
پائی ہے اس جوان نے دونون جہان کی دولت

بدیات موحد و نکی مشرک کی نیکیون سے
بہتر ہین در حضور پروردگار نعمت

مت کر شکایت ایذائے بنائی رنجشون مین
حق سے اگر ہے لینا باغ خیال کی راحت

دنیا کے دون کے زیر پڑے لوگ ٹھوکر تین
بخشا ہے جنکو حق نے گنجینہ قناعت

مت جان خاکسارونکو احقر نوای تونگر
ہے خاک پا سے انکی اکسیر کو خجالت

ہے وہ فقیر کامل جسمین ہے چار خوبی
فاقہ کشی قناعت یاد خدا ریاضت

بیشک یہ بحر دنیا ہے معدن جواہر
لیکن ہے غوطہ زن کی جان پر ہزار آفت

ملک بقا سے آیا جو کشور فنا مین
کچھ روز رکھے ٹھوکا ناگاہ کوس رحلت

چلنے لگا جو یا سے مانا نہین کسی کو
ناچار جا کے آخر کی گور مین سکونت

اک روز گور مین ہے در پیش سبکو آنا
تنگی و مار کثر دم تنہائی اور ظلمت

اس چار دن کے گھر مین فخر و غرور کرنا
سمجھو اگر عزیز و تو ہے بڑی حماقت

نام اس فنا سرا کا عبرت سرا ہے یارو
سر سے نکالو اپنے فخر و غرور و نخوت

پردۂ ضد و تعصب کو اٹھا دو دل سے | ہو اگر منتظرِ جلوۂ جانانِ حدیث

قولِ نبوی کے خلاف آوے جہاں قولِ امام | بے ادب ہو نہ وہاں درپئے بطلانِ حدیث

ہوگا عالم نہ کبھی گو کہ ہو کیسا ہی فقیہ | تا وقتیکہ نہو عالمِ تبیانِ حدیث

اتنی شیخی نکرو پڑھ کے ہدایہ صاحب | ابھی جا کر کے کہیں کیجیے گردانِ حدیث

دل کے اندھوں کو مرے پاس نہ لاؤ یارو | ڈالوں آنکھ بھی ذرا پرتوِ لمعانِ حدیث

گھیر لیتی شبِ بدعت کی اندھیری ہم کو | ہوتا طالع نہ اگر نیرِ تابانِ حدیث

کیا دکھاتا ہے عدو تیری فقاہت آ کر | کیا مرے پاس نہیں خنجرِ بُرّانِ حدیث

کہتے ہیں مذہب شخصی کو جو احمق ذاہب | لائیں سچے ہیں تو اسپر کوئی برہانِ حدیث

پاوے سرسبزی مزرعِ ایمان اپنا | جبکہ سیراب کرے قطرۂ بارانِ حدیث

حب نبوی کا نہو ذوق میسر اس کو | جس نگوں کے دل کو نہیں میلانِ حدیث

قرب نبوی کی تمنا ہو اگر اے مسلم | تا دمِ مرگ نہ دے ہاتھ سے امانِ حدیث

دیگر

نقش ہر جس پہ ہو رکھے صفحۂ دلپر حدیث | ہو ادا اسکی زبانِ شوق سے فرِ حدیث

ہے سپہرِ دین کا روشن فزا اختر حدیث | گلشنِ اسلام کے اندر گلِ احمر حدیث

جبکہ سب خوبیں پیمبر کی خدا کو ہیں پسند | کیوں نہو مقبول نزدِ خالقِ اکبر حدیث

راہ و رسمِ پر ضلالت سے بچانے کے لیے | خضر اپنی دیکھئے دنیا میں پیغمبر حدیث

آرام کس طرح سے ہو مومن کو یان نصیب — ہی جبکہ اسکے واسطے دنیا سرائے رنج

جس بندۂ خدا نے بلا مین کیا ہی صبر — وہ جا کے گور و حشر مین ہرگز نہ کھا ئے رنج

دعوے اگر ہی صبر و توکل کا ای فقیر — مت کر کسی کے سامنے جا کر گلا ئے رنج

دنیا کی حرص و طمع کو ای دیندار چھوڑ — کیون ڈالتا ہی خانۂ دل مین بنائے رنج

ہوتے مرض مین رنج و مصیبت سے ہم ہلاک — ہوتا اگر نہ صبر و توکل دوائے رنج

دل سے دعا کو حضرت یونس کی پڑھ سدا — پاتا اگر ہی مخلصی اے مبتلائے رنج

وہ کام یا نکی راحت ہستی مین کر میان — جس مین کہ بعد مرگ کے تجھپر نہ آ ئے رنج

جھیلے کا رنج جو کوئی مولی کی راہ مین — وہ لیگا عیش خلد کو دیکر بہائے رنج

وہ دولت ادب سے نہوئیگا بہرہ یاب — پیر و پدر کے پند سے دلپر جو لائے رنج

ایسی بلائے رنج ہی جھیلی کہ الامان — آتی ہی ہر عزیز کے منھ سے صدائے رنج

ای بیخبر شراب و بیاج و زنا کو چھوڑ — مت جان اُسکو عیش جو آخر چکھائے رنج

یارب ہی تجھ سے بندۂ مسلم کی یہ دعا — کر دل سے اسکے دور رہو ہر دم بلائے رنج

دیگر

ہو زردار پر فرض اے یار حج — کرے زندگی مین وہ اک بار حج

نکل گھر سے مکے کو چل اے غنی — ترے واسطے کیا ہے دشوار حج

یہودی و نصرانی ہو کر مرے — کرے ترک جو ہو کے زردار حج

افسوس ہو کہ ایک پیمبر کے دین مین
مذہب ہے طرح طرح کے جماعت طرح طرح
رکھتے ہین دل کی صحبت سے عداوت طرح طرح
قول نبی کے سامنے اگر حنفی
لاتے ہین واہیات بہانہ طرح طرح
امت کی بیویون کی برائی
فرما گئے ہین شاہ رسالت طرح طرح
ہم کس طرح سے مسائل متفق طرح طرح
کیونکر نہ باغ خلد مین پہونچے
مسلم کو ہے شفاعت طرح طرح
کرتا ہے نفس کا شرارت طرح طرح

جس مسلمان کے اندر ہو خیانت کا مرض — اُس سیہ بخت کا ہرگز نہین ایمان صحیح

دینداری مین سمجھ اُسکو نہایت جھوٹا — جس کا اقرار نہ سالم ہو نہ پیمان صحیح

ہووے جس قاری قرآن کے اعمال صحیح — کیسے اُس زور کی ہو قرأت قرآن صحیح

خواہش نفس سے پرہیز بہت ہو لازم — تا کہ ہر وقت رہے کلمۂ ایقان صحیح

دل مین ہو جسکے تمنائے وصال مولیٰ — اُسی بندے کا حقیقت مین ہو ارمان صحیح

کیون برا کہتے ہو شاکی کو مرے ای ہمدم — کیا تعجب کہ ہو اُس کا کہین بہتان صحیح

غیر شمشیر کے مغرور نہ ہونگے سیدھے — کیونکہ ہو فصد بڑا نسخۂ خفقان صحیح

جب پڑھے جائینگے اوراق عمل نیکون کے — نامۂ جرم سے ہو دفتر احسان صحیح

یا الٰہی ہو دعا بندہ مسلم کی قبول — کہ یہ دنیا سے اُٹھے ہوکے مسلمان صحیح

دیگر

کیجیے اُسی کی شان مین مدحت طرح طرح — ہے جسکی ذات پاک مین قدرت طرح طرح

ہم جس خدا کی چکھتے ہین نعمت طرح طرح — واجب ہے پھر اُسکی اطاعت طرح طرح

بھولا خدا کی یاد جو دنیا کے عیش مین — دیکھے گا آخرت مین مصیبت طرح طرح

اے بندہ بندگی خدا مین اُٹھائے رنج — لینا اگر ہے خلد کی راحت طرح طرح

دل سے فدا ہو ایسے رسول شفیق پر — اُمت کی جسنے کی ہے ہدایت طرح طرح

پھٹکار ایسے اُمت نبوی کی توجہ پر — سنت مین جو ملاتے ہین بدعت طرح طرح

خشکۂ تقدیر یہ جو بے نوا قانع ہوا
اُس کو خوش آئینگے حلوائے گدائی کسطرح

منھ سے تو شرک بھی کہتا ہی خدا کو لا شریک
شرک کی علت پھر اُسکے دل مین آئی کسطرح

شرک اور ایمان کو یکجا نہ کر ای بیوقوف
آگ اور پانی مین ہو گی آشنائی کسطرح

جیتے جی تو تھے ولی محتاج رب کا ای غوی
آگئی اب قدرت حاجت روائی کسطرح

مرتضیٰ مشکل کو اپنی دور کر سکتے نہ تھے
اب کرین گے غیر کی مشکل کشائی کسطرح

جب پکارا کوئی کی سنتے نہ تھے پیران ہم
منزلون سے اب لگے سننے دوہائی کسطرح

بندگی رب کی اگر ہم سے نہ ہو ویگی ادا
پائینگے نارِ جہنم سے رہائی کسطرح

جب تک ای مسلم نہوگا رب کا تو فرمان پذیر
پائیگا فردوس کی فرمان روائی کسطرح

ردیف خاء

نبی سے ہی جو بے ایمان گستاخ
خدا کا بھی اُسے پہچان گستاخ

جناب پاک مین نکلا ہے اول
لعین روسیہ شیطان گستاخ

بتوحید الٰہی باندھتا ہے
دوئی اور شرک کا بہتان گستاخ

جو حکم احمدی سے منھ کو موڑے
اُسے تو سب سے بڑھکے جان گستاخ

گئے مر ڈوب کر دریا مین جس دم
ہوے فرعون اور ہامان گستاخ

کہا نمرود نے جب مین خدا ہون
ہوا فی النار با سامان گستاخ

محمد مصطفےٰ کی شان مین تھے
ابوجہل و ابو سفیان گستاخ

ردیف ذال

صبر کر دنیا کے ٹوٹے جھونپڑے مین ای فقیر
ہے اگر منظور لینا آخرت مین گھر فراخ

ہو برا بندہ جو تنگی کر مین ہے مولی کو یاد
بھول جاوے دیکھکر اولاد و مال و زر فراخ

درد استغفار کا لازم پکڑلے گا اگر
پائیگا فور آ در تسکین کو مضطر فراخ

وادی محشر مین ساری امتون سے ہوئینگی
امت ساقی جام چشمہ کوثر فراخ

چھوڑ غیرون کا قیاس و رای اہل حدیث
علم انیا دیگئے ہین تجھکو پیغمبر فراخ

قلعۂ کفار کو توڑینگے مہدی زمان
جیسے حیدرؓ نے کیا دروازۂ خیبر فراخ

لشکر کفار کو دم مین کرین گے انتشار
پائینگے میدان جس دم غازی صفدر فراخ

مسلم مسکین کا دروازۂ تنگی رزق
ہو برائے مصطفیٰ اے رازق اکبر فراخ

دیگر

ہے گرچہ نصیحت کی گفتار تلخ
مگر تو نہ جان اسکو ای یار تلخ

نہین دیکھتا ہے تو بیمار کو
لگا اسکے ہین داروی بسیار تلخ

جو طالب ہوا باغ فردوس کا
لگی اس کو دنیا کی گلزار تلخ

کلام خدا مومنون کے لیے
ہے شیرین مگر ہے بہر کفار تلخ

چکھی جسنے شیرینی توحید کی
لگے ہے اسے شرک کا کار تلخ

ہے شرک مین یان تو سرشار ہی
ہے توحید کا اس کو اقرار تلخ

گو سنت کے منکر بہت لوگ ہین
مگر ہے مجھے اس کا انکار تلخ

غمی ہو یا ہو شادی یا ہو ختنہ یا عقیقہ ہو ۔ پھر اس رسم بد سے ہے جو از روی خبر بدعت

خدایا بھیج اب جلدی کسی ہادی جابر کو ۔ بہت ہی چھا گئی شہر و بشہر و گھر بگھر بدعت

انھین فتار سنت کسطرح خوش آئے ای مسلم ۔ دلون مین گھر گئی ہے جن پلیدون کے اثر بدعت

دیگر

کامل بیان ہے جسکی توحید اور سنت ۔ پائی ہے اس جوان نے دونون جہان کی دولت

بدبات سو ہو ونکی مشرک کی نیکیون سے ۔ بہتر ہین در حضور پروردگار نعمت

مت کر شکایت ای دل دنیا کی رنجشون مین ۔ حق سے اگر ہے لینا باغ خیال کی راحت

دنیا سے دون کے زر پر سے لگ تھوکتے ہین ۔ بخشا ہے جنکو حق نے گنجینہ قناعت

مت جان خاکسارونکو احقر تو ای تونگر ۔ ہے خاک پا سے انکی اکسیر کو خجالت

ہے وہ فقیر کامل جسمین ہو چار خوبی ۔ فاقہ کشی قناعت یاد خدا ریاضت

بیشک یہ بحر دنیا ہے معدن جواہر ۔ لیکن ہے غوطہ زن کی جان پر ہزار آفت

ملک بقا سے آیا جو کشور فنا مین ۔ کچھ روز رہکے ٹھوکا ناگاہ کوس رحلت

چلنے لگا جو یان سے مانا نہین کسی کو ۔ ناچار جا کے آخر کی گور مین سکونت

اک روز گور مین ہے درپیش سبکو آنا ۔ تنگی و مار کژدم تنہائی اور ظلمت

اس چار دن کے گھر مین فخر و غرور کرنا ۔ سمجھو اگر عزیزو تو ہے بڑی حماقت

نام اس فنا سرا کا عبرت سرا ہے یارو ۔ سر سے نکالو اپنے فخر و غرور و نخوت

پردۂ ضد و تعصب کو اٹھا دو دل سے
ہو اگر منتظر جلوۂ جانان حدیث

قول نبوی کے خلاف آوے جہان قول امام
بے ادب ہو نہ وہان در پئے بطلان حدیث

ہوگا عالم نہ کبھی گو کہ ہو کیسا ہی فقیہ
تا ہو جبتک نہو عالم تبیان حدیث

اتنی شیخی نکرو پڑھ کے ہدایہ صاحب
ابھی جا کر کے کہین کیجیے گردان حدیث

عقل کے اندھون کو مرے پاس تو لاؤ یارو
ڈالون آنکھ مین بھی ذرا پرتو لمعان حدیث

گھیر لیتی شب بدعت کی اندھیری ہم کو
ہوتا طالع نہ اگر نیر تابان حدیث

کیا دکھاتا ہے عدو تیری فقاہت آکر
کیا مرے پاس نہین خنجر بران حدیث

کہتے ہین مذہب شخصی کو جو احمق واجب
لائین سمجھے ہین تو اسپر کوئی برہان حدیث

پاوے سرسبزی ہی مزرع ایمان اپنا
جسکو سیراب کرے قطرۂ باران حدیث

حب نبوی کا نہو ذوق میسر اُس کو
جس نگون کے دلکو نہین میلان حدیث

قرب نبوی کی تمنا ہے اگر اے مسلم
تا دم مرگ نہ دو ہاتھ سے دامان حدیث

دیگر

نقش ہے جس بہرہ ور کے صفحۂ دل پر حدیث
ہو ادا اُسکی زبان شوق سے فر فر حدیث

ہے سپہر دین کا روشن فرا اختر حدیث
گلشن اسلام کے اندر گل احمر حدیث

جبکہ سب خوبین پیمبر کی خدا کو ہین پسند
کیون نہو مقبول نزد خالق اکبر حدیث

راہ و رسم پر ضلالت سے بچانے کے لیے
خضر اپنی دیگئے دنیا مین پیغمبر حدیث

آرام کس طرح سے ہو مومن کو یان نصیب | ہی جبکہ اسکے واسطے دنیا سراے رنج
جس بندۂ خدا نے بلا مین کیا ہی صبر | وہ جاکے گور و حشر مین ہرگز نہ کھاے رنج
دعوے اگر ہی صبر و توکل کا ای فقیر | مت کر کسی کے سامنے جاکر گلاے رنج
دنیا کی حرص و طمع کو ای دیندار چھوڑ | کیون ڈالتا ہی خانۂ دل مین بناے رنج
ہوتے مرض مین رنج و مصیبت سے ہم ہلاک | ہوتا اگر نہ صبر و توکل دواے رنج
دل سے دعا کو حضرت یونس کی پڑھ سدا | پانا اگر ہی مخلصی اے مبتلاے رنج
وہ کام یان کی راحت ہستی مین کر میان | جس مین کہ بعد مرگ کے تجھہ کو نہ آے رنج
جھیلے کا رنج جو کوئی مولا کی راہ مین | وہ لیگا عیش خلد کو دیکر بہاے رنج
وہ دولت ادب سے نہوئیگا بہرہ یاب | پیر و پدر کے پند سے دل پر جو لاے رنج
ایسی بلاے رنج ہی جھیلی کہ اندنون | آتی ہی ہر عزیز کے منہ سے صداے رنج
ای بیخبر شراب و بیاج و زنا کو چھوڑ | مت جان اسکو عیش جو آخر چکھاے رنج
یارب ہی تجھ سے بندۂ مسلم کی یہ دعا | کر دل سے اسکے دور ہو ہر دم بلاے رنج

دیگر

ہی زردار پر فرض اے یار حج | کرے زندگی مین وہ اک بار حج
نکل گھر سے مکے کو چل اے غنی | ترے واسطے کیا ہے دشوار حج
یہودی و نصرانی ہو کر مرے | اگر ترک جو ہو کے زردار حج

صبر کر دنیا کے ٹوٹے جھونپڑے مین اے فقیر | ہے اگر منظور لینا آخرت مین گھر فراخ
ہو بُرا بندہ جو تنگی کر مین ہے مولی کو یاد | بھول جاوے دیکھ کر اولاد و مال و زر فراخ
ورد استغفار کا لازم پکڑ لے گا اگر | پائیگا فور اُدر تسکین کو مضطر فراخ
وادی محشر مین ساری اُمتونسے ہوینگی | اُمت ساقی جام چشمہ کوثر فراخ
چھوڑ غیرون کا قیاس و رائے اہل حدیث | علم اپنا دیگئے ہین تجھکو پیغمبر فراخ
قلعہ کفار کو توڑینگے مہدی زمان | جیسے حیدر نے کیا دروازہ خیبر فراخ
لشکر کفار کو دم مین کرینگے انتشار | پائینگے میدان جنگ غازی صفدر فراخ
مسلم مسکین دروازہ تنگی رزق | ہو برائے مصطفےٰ اسے رازق اکبر فراخ

دیگر

ہے اگرچہ نصیحت کی گفتار تلخ | مگر تو نہ جان اسکو اے یار تلخ
نہین دیکھتا ہے تو بیمار کو | کھلاتے ہین دارو کو بیمار تلخ
جو طالب ہوا باغ فردوس کا | لگی اُس کو دنیا کی گلزار تلخ
کلام خدا مومنون کے لیے | ہے شیرین مگر بہر کفار تلخ
چکھی جسنے شیرینی توحید کی | لگے ہے اُسے شرک کا کار تلخ
مُشرک ہین یان تو سرشار ہے | ہے توحید کا اُس کو اقرار تلخ
گو سنت کے منکر بہت لوگ ہین | مگر ہے مجھے اُس کا انکار تلخ

جو خوش نہین اطاعت پروردگار سے | اسکو کہیگی آتش دار البوار خوش
ست بھول یان کے عشرت فانی مین بوالہوس | اس سے کہین ہی خلد کی عیش و بہار خوش
جسکو نہین یقین عذاب و ثواب پر | آتی ہی شاید اسکو جہنم کی نار خوش
جانکندنی و گور و حساب و کتاب مین | ہی نیک کار مرد سے پروردگار خوش
جس رسم و راہ مین ہو پیمبر کی ناخوشی | اس رسم و راہ سے نہوای دیندار خوش
جس پیشہ و ہنر کے طلب مین حلال و پاک | ہی متقی کے حق مین وہی کاروبار خوش
کیونکر نہ غازیونکا ہو درجہ بڑا عظیم | ہی رب کو انکے جنگ کے گرد و غبار خوش
ہین جتنے پڑھنے والے نوافل کے زاہدا | نزد خدا ہی سب سے تہجد گزار خوش
جس مولوی کو علم پر اپنے نہین عمل | اس مولوی سے پیش خدا ہی حمار خوش
اے سر کو جھکاؤ نہین سر کو پیش غیر | ہی ہمکو بندگی در کردگار خوش
مسلم تو کردہ کام کہ جسمین خدا ہو خوش | گو ہون نہ اسمین ہمدم و خویش و تبار خوش

دیگر

چکھنا دلا ہی میوہ باغ جنان ہمیش | تو رہ خدا کی یاد مین رطب اللسان ہمیش
ہرگز نہ تو او ہان کا زیادہ بکار ہے | دار فنا سے چلکے ہی رہنا جہان ہمیش
کوشش مین کار خیر کی یان سے جو چل بسا | رہتا ہی اسکا خاتمہ نیکی پران ہمیش
مردہ نہین جو راہ خدا مین ہوا شہید | زندہ ہی بلکہ نزد خدا سے جہان ہمیش

ای موحد تو نری توحید کو کافی نجان — قالب توحید کی ہی جان سنت کی روش

ہی اخی ہر عقل و علم و شرم و اخلاق و ادب — بخشش و عجز و مروت آدمیت کی روش

ہی برادہ مولوی جو خود عمل کرتا نہین — گو کہ لوگون کو بتاتا ہی ہدیت کی روش

ہی اگر بندہ تو راہ سرکشی سے باز آ — کیونکہ ہی بہتر ترے حق میں اطاعت کی روش

آدمیت چاہیے تو علم سیکھ ای ہوشمند — ورنہ حیوانی سکھائیگی جہالت کی روش

ایک دہو کر دلا پیش الہی سر جھکا — حق تعالی کو نہین بھاتی ہی شرکت کی روش

شیخ جی نے فاسقی مین چھوڑدی شیخی کی راہ — متقی نے ذات نے پکڑی شرافت کی روش

جبکہ دنور البصر قارونکا ہی ای بخیل — کیون نہ پھر تجھکو پسند آوے سخاوت کی روش

زاہد ممسک سے وہ فاسق ہادر جے مین تیز — پلے ہمت کو ہوئی جسکے سخاوت کی روش

بندہ مسلم کو چاہ حرص سے دیکر نجات — یا الہی کر عطا راہ قناعت کی روش

ردیف صاد

آخرت کے رنج سے ہوگا وہی انسان خلاص — ہو وہی جسکے بدن سے جان با ایمان خلاص

گلشن بخشش کی گل چینی اسیکو ہو نصیب — جسکا خانفس و شیطان سے ہوا دامان خلاص

منزل مقصود پر جلدی پہونچنا ہی اگر — دوش پر اپنا بار عصیان کر ای نادان خلاص

چھوڑ استغفار مت ای مبتلائے معصیت — کیونکہ پادیگا اسی سے قیدی عصیان خلاص

دولت دنیا نہ چاہ ای دل کہ در وقت حساب — پائیگا جلدی فقیر بے سر و سامان خلاص

کرلیا جسنے مگر کنج قناعت اختیار | اُسکے الجھانے کو سو سو دام پھیلاتی ہے حرص
دیدہ تقوی سے نابینا بنا کر اے حریص | معصیت کی راہ مین آخر کو لیجاتی ہے حرص
کیون نہین کرتا توکل اختیار اے بوالہوس | کیا تجھے تقدیر سے کچھ بڑھکے دلواتی ہے حرص
لیکن اے بھائی تو کار خیر مین ہو حریص | کیونکہ اسجاد رجۂ اعلے مین پہونچاتی ہے حرص
گھر کا نان خشک اے مسلم نہین آتا پسند | جب تلک دل سے نہین بالکل نکل جاتی ہے حرص

ردیف ضاد

جائیگا فردوس مین بندہ اطاعت کی عوض | ہاویہ کی مار کھائیگا شرارت کی عوض
بندگیان مالی و بدنی و قلبی العزیز | ہین خدا کے بخشش و جود و عنایت کے عوض
شکر انعام الہی چاہیے کرنا ادا | ورنہ مارا جائیگا کفران نعمت کی عوض
باغ مین دنیا کے ہوگا کون ایسا بے نصیب | جو گل سنت کو بیچے خار بدعت کی عوض
تشنگی مین حشر کے دن ساقی کوثر کا جام | اہل سنت پائینگے جزای سنت کی عوض
کھو لکر دلکو اڑاؤ کافرو عیش و طرب | تمکو عشرت ہے یہان عقبی کی راحت کے عوض
دولت صبر و توکل گر خدا بخشے مجھے | گنج قارون کو نہ لون ما قناعت کے عوض
رتبۂ عالی خدا کے پاس سے ہوگا نصیب | صاحبان نقرہ و زر کو سخاوت کے عوض
عیش جنت کا عطا فرمائیگا پروردگار | مومن و مسکین کو افلاس و مصیبت کے عوض
جان نثاران رضائے حق یہان ہوکر شہید | چاہتے ہین پھر شہادت سیر جنت کے عوض

اے اخی عشق جمالی مہ رخان سے کر حذر
ہے توقع یہ کہ پائیگا ہدایت وہ ضرور
ہندو مسلم کو کہنے سے منہ وکو اے عزیز

ہے تجھے گر جلوۂ دیدار رحمان سے غرض
ہوئیگی جسکو مرے مضمون دیوان سے غرض
کسلیے کہ ہے اسے تنبیہ دان سے غرض

ردیف طاء

جس مرد بے شعور کی ہو گی زبان غلط
سمجھین گے اُسکے سچ کو بھی خرد و کلان غلط
کیونکہ نکا فرون سے ہون بدتر منافقین
ظاہر صحیح رکھتے ہین لیکن نہان غلط
ملکِ بقا مین نامور اے دل کر آپ کو
اس ہستی فنا کا ہے نام و نشان غلط
کرتا ہے جبکہ یاد الٰہی مین کاہلی
دعوے جوانی کا ہے ترا اے جوان غلط
جو مذہب و طریق ہو سنت کے برخلاف
اس مسلک روش کو سمجھ اے میان غلط
سمجھے گا جا کے گور مین منکر نکیر سے
پرستش کو کرے جو سمجھتا ہے یان غلط
جب بادشاہ دین کا آویگا داہیو
تب سنت رسولؐ کو کہنا وہان غلط
جاتا ہے جو خوشی مین خدا کے جہان کو بھول
پائیگا نہ رنج کی آہ و فغان غلط
ہرگز نہ کیجیے غیر کے حق مین گمان بد
شاید ہوا ہو عزیز پر اپنا گمان غلط
انکار مجھکو کیون نہ بتون سے ہو شرک کو
میری نظر مین ہین یہ تمہارے بیان غلط
کیون رنج ہے عزیز دہارے کلام سے
تبلاؤ تو کہ ہمنے کہا ہے کہان غلط
چلتا ہے جو شریف کمینون کی راہ پر
ہے اس طرح کا سید و شیخ و پٹھان غلط

ردیف ظاء

رکھتا ہی بیان جو سب برای خدا الحاظ — اُسکا خدا کریگا بروز جزا لحاظ

جس آدمی کو حق نے کیا ہی عطا لحاظ — رکھتا ہی وہ سعید پڑا دنکا بڑا لحاظ

اہل تمیز کہتے ہین اُس آدمی کو خر — جسمین نہو مروت و شرم و حیا لحاظ

در پیش ہو رضاے خداے برین جہان — ہرگز وہان نہین ہی کسی کا روا لحاظ

ہی منکرِ رسول جو سنت کے سامنے — بدعت کی رسم و راہ کا کرنے لگا لحاظ

پرہیز معصیت سے اسی کو نصیب ہو — تقوی کا جسکے دل مین ہوا ہی سدا لحاظ

لعنت ہی کردگار کی اُس اہل علم پر — اظہار حق مین خلق سے جسنے کیا لحاظ

ہون والدین اگر ترے گمراہ ای پسر — کرنا ہدایت اُنکو بہ تعظیم دبا لحاظ

لے یارو میرے عیب کو مجھپر عیان کرو — واللہ تم نہ کیجیو اسمین مرا لحاظ

تسلیم حق مین غیر کا مت کر لحاظ یار — ہوویگا ورنہ کفر کا باعث ترا لحاظ

لڑکا بھی نیک راہ بتاوے اگر تجھے — مان اُسکو اور کر اُسکا تو ذرا لحاظ

کرنا اگر ہی منزل ملکِ عدم کو طے — سامان زاد راہ کا رکھنا والا لحاظ

تو بھی لحاظ سب کا کر ای مسلم اب ضرور — رکھتا ہی تیرے ساتھ امیر و گدا لحاظ

دیگر

کہیگا جو مصیبت مین کہ ہی میرا خدا حافظ — وہ مین ہین بندہ ناچار کا ہو گا خدا حافظ

دو رخی ہی گرچہ کیسا ہی موحد ہی یہان
جب تلک ہوگا نہین دین پیمبر کا مطیع

مولوی بے عمل کی پیروی بہتر نہین
بلکہ خر ہی جو ہوا اُس عالم خر کا مطیع

کس طرح تو پاک ہو حرص و ہوا سے ای مرید
جبکہ تیرا پیر ہی ہو نقرہ و زر کا مطیع

آئیگی کیونکر اطاعت غیر کی اُسکو پسند
ہوگیا جو شخص دل سے حکم داور کا مطیع

قسمتی ٹکڑون پر اپنے کر قناعت ای فقیر
مثل سگ تو کیون بنا پھرتا ہی در در کا مطیع

پیش اہل کباب و نان ہی یارو نکے سا
آجکل کا آشنا ہی لقمۂ تر کا مطیع

بیگمان ہو وہ سیہ دل بجتن سے بھی بغی
جو نہین فاروق اور صدیق اکبر کا مطیع

چھوڑکر نفسانیت کی سرکشی ای دیندار
ہو خدا کیواسطے خویش و برادر کا مطیع

کسطرح سیدھا ہو وہ مغرور وعظ و پند سے
جو عدو دین ہے شمشیر و خنجر کا مطیع

حور و غلمان سے اگر خدمت کرانا ہی دلا
ہو بدل حکم شفیع روز محشر کا مطیع

گو کہ اکثر لوگ ہین غیرونکے چوکھٹ کے غلام
بندۂ مسلم ہی یارب تیرے ہی در کا مطیع

دیگر

فرض ہی ہمپر محمد مصطفا کی اتباع
سید کونین ختم الانبیا کی اتباع

جسنے کی دل سے اور خیر الوریٰ کی اتباع
بیشک اُسنے کی جناب کبریا کی اتباع

ہی ہمارے واسطے شمع صراط و نور گور
حضرت شمس الضحیٰ بدر الدجیٰ کی اتباع

بدعتی خفاش خو ہی اُس سے کیونکر ہو سکے
آفتاب سنت نور الہدا کی اتباع

شفاعت صالحونکی اذن حق پر جبکہ ہی موقوف
تو بس ٹھہرا وہی سبکا جناب کبریا شافع

مصیبت مین نکو امداد کی امید غیرون سے
بجز اللہ کے ہی کون تیرے درد کا دافع

اسی کو نیک کاری کیطرف دنیا مین ہو خواہش
ہوئی جس مرد کی روز ازل مین روح خوش طالع

غنی پر حرص تو ناچار ہی مسکین سے افزون
مگر ہان دار دنیا وہ غنی ہی بندۂ قانع

نظر کرنا اسی کو ہی روا رخسار خوبان پر
جو عاشق مست دیوانہ ہو دل سے جناب صانع

نہ سیکھے نیک کامو نمین کسی خویش و برادر کی
نہین وہ آشنا اپنا ہوا جو خیر کا مانع

ہوا جس نیک طالع کا رضائے ایزدی مطلوب
نہین وہ جنت و غلمان و حور عین کا طامع

اگر ہی آپکو ای یار کرنا تابع سنت
تو اول ہو حدیث سید ابرار کا تابع

تو کیون آلائش عصیان سے ہو دلتنگ اے مسلم
نہین کیا قاضی محشر کا دریائے کرم واسع

ردیف غین

اے صبا باد خزان نے خشک کر ڈالا دماغ
جلد کر باد بہاری سے تر و تازہ دماغ

عنبر توحید سی ہی جب سے پر اپنا دماغ
شرک کی بدبو کہ یکدم سہ نہین سکتا دماغ

نور ایمانی لگا جب بندۂ خاکی کے ہاتھ
کیون نہ پہونچے آسمان ناز پر اسکا دماغ

آتش نخوت کو سر سے سرد کر ای بوالہوس
ورنہ دوزخ مین تشکل دیگ کھولیگا دماغ

جب مچھر لے سرکشی نمرود کے سر مین گھسی
ایک ہی مچھر نے اسکا کھا لیا سارا دماغ

جب ہوا خون خودی سے گرم سر فرعون کا
کر دیا یکدم مین آب نیل نے ٹھنڈا دماغ

محشر مین مالدار سے لینگے گرا حساب
ہرگز تو انگری کا نکرے گدا دروغ

نیکی عوض بدی کے ملیگی اُسے ضرر
تقصیر پر کرے جو باہ و بکا دروغ

افسوس غم خسارتِ دنیی مین چاہیے
نقصانِ دنیوی مین نہین ہی روا دروغ

لیکر کے گنج و مال جوادو کریم سے
جود و کرم سے نہ تو اسے پر سخا دروغ

ای دیندار راہ مین پروردگار کی
کھو جان و مال آبرو اپنا بلا دروغ

پیرون کی تربیت نے نہ بخشی ابھی تمیز
مسلم کو اس نصیب پہ اپنے رہا دروغ

دیگر

ای دل کبھی نہ بولیو بہر خدا دروغ
دینگی وگرنہ جاہ کو تیرے گرا دروغ

اول تو اہلِ کذب کی ہوگی زبان پلید
بعد اسکے شمع دلکو بھی دیگی بجھا دروغ

جھوٹو نہین اس لعین کو سمجھ سب سے بدترین
کتنا ہی بے ادب جو بنام خدا دروغ

کرنا شریک پیر و ولی کو خدا کے ساتھ
اُسکے برابر اور نہین ہی بڑا دروغ

کیونکر ہوا ے منافق بدخو تری نجات
کرتا ہی جھوٹ سچ کو تو سچ کو سدا دروغ

ای مخلصو نہ تم بھی منافق پلید سے
لو سیکھ عہد شکنی خیانت ریا دروغ

سچ کو اراہ کذب سے کیونکر نہو گریز
ہی خاصکر طریقۂ اہل دغا دروغ

سچ پر بھی ایسی شخص کے کیونکر ہو اعتماد
ہی جسکے ہر کلام کے اندر بھرا دروغ

جسنے رفیق سچ کو نہ اپنا بنا لیا
ہوسکی اس غوی سی بمشکل جدا دروغ

ردیف فا

جبکہ اپنا نفس کرواتا ہی ہمسے فعل بد — ہی عبث الزام بہکانیکا شیطان کیطرف
سب سے بدتر ہی جو اگر گلشن اسلام مین — چل کھڑا ہوتا ہی خارستان طغیان کیطرف
سرکش و گمراہ سارے ہونگے سیدھے اسگھڑی — ہوگا جب کالانشان ظاہر خراسان کیطرف
ہی اگر منظور ای مسلم تجھے اپنی نجات — سر جھکا رکھ بارگاہ لطف رحمان کیطرف

دیگر

خلق مین رکھتے ہین جیسے احمد مختار شرف — ویسی ہی رکھتی ہی انکی گوہر گفتار شرف
امت نبوی مین رکھتے ہین ہمین احمدی — بوبکرؓ فاروقؓ عثمانؓ حیدر کرار شرف
آدمی زادو نہین جو نکلا بڑا پرہیزگار — ہی اسی کو روبروے حضرت جبار شرف
دور کردل سے ریا و کبر کو ای نیک کار — ورنہ لیجائینگے تجھسے عاصیان زار شرف
ہی ہزارون بدعتی حاجی نمازی پر ہمین — ایک سنی کو ہمین سید ابرار شرف
ہمتو گھر مین رہگئے بیٹھے ہوئے افسوس آہ — لیگئے بھائی ہمارے قاتل کفار شرف
انہدام باطل و اجراے حق مین گر زبان — لیگئی ہی وعظ پر بھی ہیبت تلوار شرف
تا تو فیکہ بخوبی غسل صحت ہو حصول — ہی عوض درد و مصیبت کے پئے بیمار شرف
مرد صالح کو بزرگی ہی خدا کی یاد سے — بندۂ عاصی کو حاصل ہی باستغفار شرف
مال سے بھی ہی سخی کو شرف لیکن العزیز — مرد ممسک کو نہین با درہم و دینار شرف
جب تلک باطن نہوگا صاف ای مرد فقیر — کسطرح بخشینگے تجھکو جبہ و دستار شرف

نہ پہونچے گا منزل پہ اپنے کبھی	نہین دین مین جسکے رفتار صاف
ریا عہد شکنی خیانت دروغ	نفاقِ دلی کے ہیں آثار صاف
اے مسلم ہے قتل باغیٔ دین	شب و روز رکھ اپنی تلوار صاف

ردیف قاف

ای یار اُسی خدا کو سمجھ تو بڑا رفیق	ہوتا ہی بیکسی مین جو اکثر ترا رفیق
منزل مین گور حشر کے خطرہ نہین اُسے	جسکا ہو وقت کوچ کے تقوی ہو رفیق
رو کے رفیق بنکے جو نیکی کی راہ سے	رہ دور اُس سے کیونکہ وہ نکلا بُرا رفیق
نفع و ضرر مین اُسکو نہ آئیگی اعتبار	عقل و خرد کو جسنے نہ ٹھہرایا رفیق
جانا اگر ہے منزل مقصد پہ اے میان	اس نفس راہزن کو نہ ہرگز بنا رفیق
چلتا ہون جب سے سُنت نبوی کی راہ پر	جھنجھلا کے مجھسے ہو گئے اکثر جدا رفیق
ہے بخت در اگر تو بفضل خدا دلا	بھائی کی بیکسی مین ہو بہر خدا رفیق
ایسے رفیق خر کی رفاقت نہین پسند	جو پیچھے دشمنی کرے آگے بنا رفیق
اے پیر تو بھی چل کہ جوانی چلی گئی	کیا لطف اُسکے جینے مین جسکا مرا رفیق
کر ترک اے فقیر رفاقت امیر کی	زیبا ہی یہ کہ ہووے گدا کا گدا رفیق
کنعان کیون نہ ساتھ بدِ نیکے غرق ہو	اُس نے شعور خر کے تھے جب اشقیا رفیق
بند و نکے قول و فعل کے ہونگے وہان گواہ	گو مین یہان زبان لب و دست و پا رفیق

مسر کتواب بھی نہو سید ھے تو اپنا لکھا و سر — اگر دیا تجیر نمایان مین نے سو سو بار حق
کرو سے اپنی آرزو مین رب کے ای مسلم سپرد — کیونکہ ہی ہر سود اور نقصان کا مختار حق

دیگر

دلا حق مین ترے ہی خوب ہونا ذاکر خلاق — اگر تو جلوۂ انوار ربانی کا ہی مشتاق
غم روزی مین اپنی جانکو کھوتا ہی لاحاصل — ہمارے رزق کا ہی جبکہ ضامن حضرت رزاق
دل مومن مین ہر معصیت کیونکر کری تاثیر — کہ بخشا ہی اسے اللہ نے توحید کا تریاق
کیا جب عرض یاران نے کہ مین کمزور ہو یارب — تو اُسکے زور دینے کے لیے پیدا ہوے اخلاق
جبراسکے روز وہ انسان کیا دیگا جوابِ افسوس — جو بھولا آنکر دنیا مین قول عالم میثاق
نہین وہ مولوی جبتک قرآن و خبر سمجھے — اگرچہ اور علمون مین بڑا ہو شہرۂ آفاق
پسند آتی ہی وہ نیکی زیادہ رب کو ای عابد — کہ جسمین نفس کو تیرے گزرتا ہی زیادہ شاق
کلید مخزن انوار قلبی اُسکے ہاتھ آئے — ادا کرتا ہی جو شبکو تہجد صبح کو اشراق
چلا راہ عمل مین جو بلا تیغ تواضع کے — تو اُسکا مال تقوی لوٹ لیگا گرگ قزاق
ریا و کذب و دشنام و خیانت عہد شکنی سے — غرض مومن کو ہی لازم کہ بیچ کار ہائے نفاق
عزیز و خیریت اسوقت ہی گوشہ نشینی مین — کہ ہر سو ہو رہا ہی گرم دور مجلس فساق
اگر نیکی سر جھکاتے وقت چپ ہو کر سنا تو سب — بلائے جائینگے جس روز سجدہ کو بسوئے ساق
نہین لگتا ہی دل اپنا کہین دنیا مین ای مسلم — ہوئے مسکن گزین خلد جب سے مولوی اسحاق

مقام عکس حبّ ایزدی آئینہ دل ہے
کسی شرک خفی کے بھی نہ جا زیبا ہے ای مسلم

اُرخ اغیار کا اُسمین تصور باندھنا ہے شرک
کہ تیرے زہرۂ ایمان کی حقیقت میں نکلنا ہے شرک

دیگر

ای میان تجھ مین نہ آئی پارسائی اجتک
عمر اپنی فسق مین تو نے گنوائی اجتک

روز و شب ہوتا رہا فرمان یا علی مدد تیار
حکم حق پر کی نہ تو نے جان فدائی اجتک

کھا ئیو کھلا کے لوگو نین پر ای دیندار
کھا رہے ہو کسلیے ڈیوڑھا سوائی اجتک

کسطرح ہو گا ردا تیرا توکل ای فقیر
جب نہ در در کی گئی تجھسے گدائی اجتک

مشرکو بتلاؤ تو جو آپ ہی محتاج ہے
کی ہے اُسنے غیر کی حاجت روائی اجتک

ہو گیا ہون نیک لوگون سے جدا جس روز سے
کر رہی ہے ہوش کم اُنکی جدائی اجتک

واسطے اجرای دین مصطفائی کے مجھے
منکرونکے ساتھ رہتی ہے لڑائی اجتک

جب سے چلنا راہ سنت کا مجھے آیا پسند
پھر کبھی رفتار بدعت کی نہ بھائی اجتک

باغ دین مدت سے حال خزان مین ای صبا
کچھ خبر تو نو بہاری کی نہ لائی اجتک

پیشوا گلے نہ چمکاتے اگر اسلام کو
دین مین رہتی نہین رونق فزائی اجتک

دیکھ تیرا سو برس سے کوبکوے پر خرد
پھر رہی ہے دین نبوی کی دہائی اجتک

جسکو خوش آتا نہین احکام قرآن و حدیث
اُسمین بوایمان کی ہرگز نہ آئی اجتک

رونق دین کی تمنا مین ہوئین آنکھین سفید
آرزو مسلم کے دلکی بر نہ آئی اجتک

غبار و کینہ و کبر و ریا رو وداہ سے رکھنا
اگر آئینہ شفاف کو اپنے صفا اے دل

محبت مین اگر اللہ کی تو مارتا ہے دم
تو کرنا پیروی سنت خیر الورا اے دل

بچاوہ پل صراط و گور و محشر کے عذابوں سے
جو کوئی راہ مین اللہ کی مارا گیا اے دل

اگر کچھ خیر و شر کی امتیاز آئی نہین تجکو
تو حیوان اور تجھ مین اب بتلا ہے فرق کیا اے دل

رہا تو کیسے کیسے اولیاء اللہ کے شامل
پر انکے فیض کے پرتو سے بہرہ رہا اے دل

اب اپنے توشۂ منزل کو رکھ تیار ہر ساعت
کہ پیغام اجل تجھ روز سے آنے لگا اے دل

عوض چاہیگا اپنی نعمتون کا جب خدا تجھسے
تو ہمدم کیا جواب اس بات کا بتلائیگا اے دل

مصائب مین نہ رکھ تائید کی امید غیر وں سے
بجز اللہ کے کوئی نہین مشکل کشا اے دل

تو نازان نیکیوں پر نیک کردارون کو ہونے دے
تو عاصی ہے کر اپنے جرم پر آہ و بکا اے دل

وہانسے عنبر عصمت کو مہکاتا ہوا آیا
یہان سے لیچلا عصیان تعفن کا بھرا اے دل

خریدارون کو جب دیکھیگا تو بازار محشر مین
تہی دستی سے مل مل ہاتھ کو پچھتائیگا اے دل

بہت کی کاہلی تو نے مگر اب بھی تو مسلم کو
خدا کی پیروی مین جست و چالا کی دکھا اے دل

دیگر

دلا جسکا عقیدہ ہے شریعت سے اگر باطل
تو جان اسکے صلوۃ و صوم کو بھی سربسر باطل

عبث ہے نیت بد سے جزاے نیک کی امید
نہ لاوے ثمرۂ حق جسکا ہے تخم شجر باطل

خدا کی قدرتون مین غور کر اے بندۂ غافل
نہین یہ گردش نجم و فلک شمس و قمر باطل

عطر اور پھولون سے رکھتے تھے معطر جو دماغ — بستر گل کے سوا جنکو نہین آتی تھی کل

خوان پر جنکے چنے جاتے تھے اقسام طعام کے — گلبدن جو تن مین رکھتے تھے لباس بے بدل

جسم نازک پر نہ تھا جنکے مگس کا بھی گذر — ہر گھڑی سر پر جھلی جاتی تھی اُنکے مورچھل

جب اجل نے آکے نقارہ بجایا کوچ کا — ساتھ اُنکے کچھ نہ دنیا سے گیا الا عمل

بے بس و تنہا پڑے ناچار جا کر گور مین — چھوڑ کر موتی محل ہیرا محل شیشہ محل

گوشت اُنکا کھا لیا کیڑون مکوڑون نے تمام — ہڈیان جتنی بدن کی تھین گئی مٹی مین گل

ہے اجل سر پر لیے تلوار ننگی ہر گھڑی — ایکدن تجھپر بھی اُسکا ہاتھ بس جاویگا چل

ناگہان اس ہستی فانی سے کر کے انتقال — جائیگا تو بھی ہے مین پیش جناب لم یزل

جب قیامت مین خدا پوچھیگا ای بندو کہ مر — باغ دُنیا سے مجھے دکھلاؤ کیا لائے ہو پھل

بن نہ آویگا کسی سے بھی جواب اس بات کا — ہر کسی کا ہوش مارے خوف کے جاوے بچل

ہر طرف میدان محشر مین اُٹھی شور و فغان — حکم ہوا ای غافلو دُنیا تمہارا رونے کا محل

تم وہان رونے کے بدلے کھیلتے ہنستے رہے — خواب غفلت مین رہے یان تک کہ آپہونچی اجل

خواہش نفس و ہوا کی پیروی مین تیز تھے — اور کرتے تھے ہماری بندگی مین آجکل

تیز تر تلوار سے اور بال سے باریک پل — پیٹھ پر دوزخ کے رکھینگے بحکم عز و جل

سبکو اُس سے پار ہونے کا ہوا ارشاد اکہ — نیک بعضے جائینگے مانند بجلی کے نکل

کوئی مثل باد کوئی تیز گھوڑے کی مثال — کوئی مثل مور گزری کوئی چون گام چل

تصور بندھ گیا آنکھوں میں بیت اللہ کا ایسا
کہ ہے میری نظر کے سامنے صحن حرم ہر دم

دلا جھک اسکے آگے تو کہ سجدہ جسکو کرتے ہیں
زمین و آسمان شمس و قمر لوح و قلم ہر دم

کرم کاتبین حرف خطا کو اسکے دھوتے ہیں
بخوف حق ہے جسکے دیدہ پر اشک نم ہر دم

میان ہستی فانی میں کرتا ہی سو کر جلد ہی
کھڑا اسپر ہے قزاق اجل لیکر علم ہر دم

گناہوں میں ہلاک ہوتے ضرور ہم لوگ اے مسلم
نہیں ہوتا اگر اللہ کا ہمپر کرم ہر دم

دیگر

شکر کر اے دل کہ ہو کر صورت انسان ہم
لائے فرمان خدائے پاک پر ایمان ہم

آج گر دنیا میں ہوتے رب کے نافرمان ہم
روز محشر میں ٹھہرتے بدتر از حیوان ہم

ہوینگے مر کر جماعت میں منافق کے کھڑے
جوڑ کر جب توڑ دینگے رشتۂ پیمان ہم

بھیجی اے معبود ہمکو غازیوں کی فوج میں
تا کریں تیری رضا میں جان کو قربان ہم

دولت دنیا ہمیں یا رب نہیں درکار ہے
چاہتے ہیں مال تقوی کا سر و سامان ہم

جب سے بخشی ہے خدا نے حق و باطل کی تمیز
ہو گئے مشہور سلوکوں میں محض نادان ہم

طالب دیدار اپنا کرے ہمکو یا کریم
حور اور غلمان کا رکھتے نہیں ارمان ہم

پائینگے اللہ سے ذکر و اطاعت کے عوض
روضۂ رضوان میں جا کر حور اور غلمان ہم

ایکدن خاکی بدن یہ خاک میں ملجائیگا
چاروں ہیں نام کو درویش یا سلطان ہم

روز محشر میں نہ پوچھینگے ہمارا خاندان
گو کہ ہیں نازاں یہاں کہلا کے شیخ و خان ہم

ہی شاہد مراد سے ملنا اگر میان	کر ترک خواب راحت و عشرت برائے علم
ہو گھر مین اہل علم اگرچہ ذلیل و خوار	محفل مین فرش جاہ پہ لا کر بٹھائے علم
مانند مچھر و نحے گریزان ہو فوج جہل	ہو جس مقام بحث مین ظاہر لوائے علم
عالم اسی سبب سے ہی وارث محمدی	کہ ورثۂ رسول ہی یہ رہنمائے علم
مرد شریف جہل کے باعث ذلیل ہو	ارذل حقیر قوم کو اشرف بنائے علم
مسلم نہ ملک دین کو ہو گا کبھی زوال	جبتک رہیگی شوکت و فرمانروائے علم

ردیف نون

جب سے مین نام خدا دل سی لیا کرتا ہون	سینۂ خشک کو سرسبز کیا کرتا ہون
منکر حق کو مرے پاس نہ لاؤ یارو	ایسے گمراہ کی صورت سے جلا کرتا ہون
آگے مخلوق کے جھکنے کو سمجھتا ہون حرام	جب سے مین سامنے خالق کی جھکا کرتا ہون
دفع گمراہی کی جب بن نہین آتی تدبیر	کیا کرون دست تاسف کو ملا کرتا ہون
فوج اسلام سی مین گو کہ ہون باہر لیکن	نصرت دین پیمبر کی دعا کرتا ہون
نیزۂ طعن شب و روز ستمگارون کا	روز میدان ہدایت کے سہا کرتا ہون
کیون مجھے کہتے ہو ای اہل ہوا لا مذہب	مین تو سنت کے طریقے پہ چلا کرتا ہون
راہ تقلید میں ہو کر کے تعصب سے الگ	آپکو مذہب حنفی میں گنا کرتا ہون
حالت تشنگی رنج و بلا کے اندر	شربت صبر و توکل کو پیا کرتا ہون

اہل سنت کا تمسک ہی حدیث نبوی
لاتے ہین حجت حق یہ جو دلیل باطل
کیا دکھاتے ہو مجھے دشمنو تلوار و تبر
گرچہ یان پیرو سنت ہین ذلیل و رسوا
ہی روا صلح غویون سے عزیزو ہمکو
کسطرح جائینگے وہ ساقی کوثر کے حضور
پیروی کیون نہو سنت کی پسند ای مسلم

بدعتی حجت گفتار مغان رکھتے ہین
اپنے ایمان و دیانت مین زیان رکھتے ہین
مرنے والے بھی کہین خطرہ جان رکھتے ہین
سو شہید و نکا وہان عزت و شان رکھتے ہین
کیونکہ ہم انکی ہدایت کا گمان رکھتے ہین
جام سنت سے جو انکار بیان رکھتے ہین
ہم بخاری کی خبر ورد زبان رکھتے ہین

دیگر

ہی ذاکرو نکا رنج بھی راحت سے کم نہین
بندے کو جس وقار مین حاصل غرور ہو
ذلت مین ہو رضاے الٰہی اگر نصیب
اہل کرم کے ساتھ نہ شیخی کر ای شجاع
مست دیکھ چشم کبر سے عاصی کو زاہدا
ہونگیان جو بیج سو کانٹے کا پھول ہان
گمراہ پیر جی کا ہدایت نہین ہی کام
ہی مومنو نکے حق مین تو زندان ہی جہان

اور عیش غافلو نکا مصیبت سے کم نہین
وہ عزت اسکے واسطے ذلت سے کم نہین
ذلت نہین ہی بلکہ وہ عزت سے کم نہین
مردانگی بھی اہل شجاعت سے کم نہین
اسکی بھی گریہ تیری ریاضت سے کم نہین
دنیا کی زندگی بھی زراعت سے کم نہین
بلکہ ہدایت انکی ضلالت سے کم نہین
اور کافرو نکے واسطے جنت سے کم نہین

انکار بدعتی کا بغاوت سے کم نہین
[illegible] حماقت سے کم نہین
اجماع [illegible] جماعت سے کم نہین
نزدیک طالبان رضاے حبیب کے
محبوب کی وعید بشارت سے کم نہین
[illegible] تجارت کا کاروبار [illegible] کم نہین

دیگر

وا ے اب دین منور کا پتا لگتا نہین
حیف اب اسلام انور کا پتا لگتا نہین

ملّت شرع پیمبر کا پتا لگتا نہین
سنّت ساقیِ کوثر کا پتا لگتا نہین

سرکشان دین حق سے پھر گئے سرکے زمین
پیروان حکم داور کا پتا لگتا نہین

شرک و بدعت فسق آتا ہے نظر جا و نظرت
حق پرست و دین پرور کا پتا لگتا نہین

ہر جگہ رشوت جوا چوری ٹھگی ہے آشکار
مالِ طاہر کسب اطہر کا پتا لگتا نہین

دیکھتا ہون جسکو ہے بیدرد ظالم سنگدل
نرم دل دلجو و دلبر کا پتا لگتا نہین

کوبکو مکّار بیرو نکلے ہوئی ہین گرمیان
بے ریا بے طمع وہ ہبر کا پتا لگتا نہین

بادہ لذات دنیا مین پڑا ہے ہر کوئی
طالبانِ آب کوثر کا پتا لگتا نہین

اغنیا اس وقت کے کنجوس مکھی چوس ہین
صاحب جود و مخیر کا پتا لگتا نہین

محفل رقص و غنا مین مرد و زن کا ہے ہجوم
مجلس قرآن مین اکثر پتا لگتا نہین

ہو اکھاڑہ نہین غذا سے دم مار دیا علی
نعرہ اللہ اکبر کا پتا لگتا نہین

گنج مین دشمن غلامی کے لیے موجود ہے
رنج مین خویش و برادر کا پتا لگتا نہین

مولوی اب طالب دنیا سے جیفہ ہو گئے
وارث علم پیمبر کا پتا لگتا نہین

حق کو ناحق کر دیا جب ہاتھ آیا پیو پس
دلمین انکے خوف محشر کا پتا لگتا نہین

سچ ہے گر لا تکتمون الحق پہ کرتے عمل
لقمہ تر نقرہ و زر کا پتا لگتا نہین

ہی علت غم خواہش دولت مین زیادہ
اور دولت آرام قناعت مین زیادہ

جس بندۂ ذاکر کو حضوری ہی میسر
ہی لطف اُسے قرب سے فرحت مین زیادہ

ہین گوشہ نشینی مین بہت فائدے لیکن
ہین اُس سے بھی نیکونکی رفاقت مین زیادہ

مشکل سے ادا فرض ہوا ایام مرض مین
پڑھ نفل ولا حالت صحت مین زیادہ

ذاتون سے بڑائی نہین اللہ کے نزدیک
تقوی ہی سے ہوتا ہی شرافت مین زیادہ

ہر مشرک و کافر ہی سگ و خوک سے بدتر
گو ذات مین بہتر ہون ریاست مین زیادہ

ہین ظاہری جو اہل یقین دل سے منافق
پاوینگے سزا سب سے قیامت مین زیادہ

تو عالم گمرہ کو نہ کہہ مرشد ہادی
بوجہل سے جاہل ہی اُسکی جہالت مین زیادہ

جس عزت و رتبہ مین ہوا اللہ فراموش
اُس جاہ سے توقیر ہی ذلت مین زیادہ

پیران پدر از مکر کی غیبت ہی نہین عیب
ہی اجر ہمین اُنکی مذمت مین زیادہ

آگاہ تو مطلق نہین کچھ باطل و حق سے
ہین تیز مگر بیعت خلقت مین زیادہ

ہین آپ تو مکار نشہ خوار زناکار
دعوی ہی بزرگی کی خلافت مین زیادہ

پڑھ پڑھ کوئی ناظر کوئی مختار ہوا ہی
چالاک ہوا کوئی وکالت مین زیادہ

کیونکر نہ فراموش کرین گور و غم حشر
آتا ہی زر و سیم جو رشوت مین زیادہ

گم ہو گئے عنقا کی طرح اہل سخاوت
جو ہین تو نگر ہین بخالت مین زیادہ

بندے بیان جو کرتے ہیں نیکی بدی کے کام	پائینگے اسکو گور و قیامت میں جا کے ساتھ
ایماندار کیسے ہو اہل ریا پلید	ایمان دلمیں رہ نہیں سکتا ریا کے ساتھ
ازلی شقی جو ہے سو ہوگا سعید اب	گو اسکی زندگی ہو بسر اتقیا کے ساتھ
اے یار اپنے توشۂ عقبےٰ کی لو خبر	منزل خوشی سے کٹتی ہے برگ و نوا کے ساتھ
مسلم کلام آپ ہو خود بیان سے ہو جب تمام	یارب اسے اٹھائیو اپنی رضا کے ساتھ

دیگر

بکثرت پڑھو لا استغفر اللہ	کہ ہے مغز دعا استغفر اللہ
رسول پاک خود معصوم سو بار	پڑھا کرتے سدا استغفر اللہ
نماز صبح کو پڑھ کرکے سو بار	پڑھا کر جی لگا استغفر اللہ
تہجد پڑھکے ہر شب کو پڑھا کر	بصد آہ و بکا استغفر اللہ
گنہ عاصی کے مٹتے ہیں اسی دم	جبھی اسنے کہا استغفر اللہ
مس عصیان کے حق میں ای گنہگار	ہے سچ کیمیا استغفر اللہ
برائے عاصیان بہر ہراسان	وسیلہ ہے بڑا استغفر اللہ
ضرور ابلیس بھی بخشا ہی جاتا	جو کہتا بجا استغفر اللہ
ہوا تھا غرق فرعون اس سبب سے	کہ بھول اسکو گیا استغفر اللہ

خدا ہوتا ہے اس عاصی سے بیزار — نہیں جسنے پڑھا استغفر اللہ
شقی ہی وہ جو استغفار چھوڑے — پڑھے صالح صد استغفر اللہ
مجھے اس نفس نے بہکا کے یارب — بنایا بیحیا استغفر اللہ
گنہ سے دفتر اعمال اپنا — سراسر بھر گیا استغفر اللہ
پکاردن ہون بصد آہ و فغان سے — ترے در پر پڑا استغفر اللہ
تمنّا ہے کہ مسلم اس جہان سے — چلے کہتا ہوا استغفر اللہ

ردیف یاے تحتانی

ای قلم حمدِ خدا مین سر جھکانا چاہیے — بعدہٗ نعتِ نبی مین لب ملانا چاہیے
بات تھوڑی سی بیان ہوتی ہی سکبر کام کی — گوش دل ہر شخص کو اسپر لگانا چاہیے
خوب رو ایدل جہنم کا تجھے گر خوف ہے — آتش دوزخ کو آنسو سے بجھانا چاہیے
کیسی ہی چھوٹی ہونگی تو اُسی ہلکی نجان — رب کو بخشش کے لیے کوئی بہانا چاہیے
روشنی کی ہی اگر خواہش اندھیری گور مین — رات کو شمع تہجد کو جلانا چاہیے
مار و کژدم سی ڈرتا کہی ہی اگر دلمین ہراس — کلمہ طیب کا فسون لیکے جانا چاہیے
چاہتا ہی کیون خلاصی اور بندونسی مرد — دودھ مین پانی نہین ہرگز ملانا چاہیے

جبکہ فوج حرص ہر جانب سی آکر گھیر لے — اسکو شمشیر قناعت سے ہٹانا چاہیے
دلکو اپنے جبکہ ہی تختی مین گھبرانے لگی — قصۂ ایوب و یونس کو سنانا چاہیے
ہر تجھے منظور اپنی مشکل آسانی دلا — غیر کی مشکل مین جاکر کام آنا چاہیے
بس کرای مسلم تو بگڑے حال کو اپنے بنا — پند عاقل ہو کے غیرون کو سنانا چاہیے

دیگر

نقش حب ایزدی دلپر جمانا چاہیے — ماسوا اس نقش کے سبکو مٹانا چاہیے
عرش دل جائے نزول حضرت سبحان ہے — غیر کو ہرگز نہین اسپر بٹھانا چاہیے
خانۂ دلمین جگہ جسنے دیا ہے غیر کو — اس لعین کو کم نہین شرک سے جانا چاہیے
جلوۂ محبوب کا طالب اگر ہی ای عزیز — پردۂ غفلت تجھے دل سی اٹھانا چاہیے
آرہی ہی نحن اقرب کی صدا محبوب سے — بخت خوابیدہ کو ای طالب جگانا چاہیے
پاس ہی محبوب ہر پھر ہمکو ہو دوری نصیب — وای ایسی زندگی سی مر ہی جانا چاہیے
آرزو ہی وصل جانان کی گر تجھے ای جان من — وادی فرقت مین جانبازی دکھانا چاہیے
بحر ذکر اللہ دریاے فنا فی اللہ مین — بہر در آرزو غوطہ لگانا چاہیے
جھیل کر حرف دوئی کو کارد توحید سے — عشق کے دفتر مین نام اپنا چڑھانا چاہیے
طالب دیدار حق کوشش فرہاد ای عزیز — کوہ غم مین جان شیرین کو کھپانا چاہیے
اگرچہ ہمکو غیر ممکن ہی وصال ذوالجلال — بارگاہ قرب حق تک بھی تو جانا چاہیے

کسطرح وہ مست ہین منکر بخاری کی حدیث
راگ سے انکو بخار حال آنا چاہیے

خنجر و نیزہ سپر خیر البشر کا تھا سنگار
صندل و مسی حنا انکو لگانا چاہیے

شادی زہرا مین ہو حمد خدا نعت رسول
شادیون مین کسبیان انکو نچانا چاہیے

ام کلثوم و رقیہ کا تو ہو ثانی نکاح
بیٹیان بیوہ انھین گھر مین بٹھانا چاہیے

پاس کی مسجد تو انکے واسطے سو کوس ہو
محفل مولود مین کو سونسے جانا چاہیے

ہین حقیقت مین یہ سارے دشمن خیر البشر
جوتیان ایسے پلیدونکو لگانا چاہیے

منزل مقصود پر مسلم پہونچنا ہے اگر
آپکو پیچھے پیمبر کے لگانا چاہیے

دیگر

جسکو قہر ایزدی سے رستگاری چاہیے
اسکے دل سے آہ اشک آنکھو سے جاری چاہیے

جسکی بندہ پر ہزارون بخشش و انعام ہین
ہر گھڑی اس کبریا کی یادگاری چاہیے

طالبان قرب محبوب حقیقی کو ضرور
اشکباری دلفگاری جانثاری چاہیے

جو ہوا طالب بہار گلشن فردوس کا
کیا اسے سیر گل باغ و بہاری چاہیے

شاغلان لذت دنیا سے جیفہ کو مدام
مجلس رقص و شراب و سوخواری چاہیے

عاصیان شوق کو امید بخشش کی نہین
اہل عصیان کو شفیع شرمساری چاہیے

جبکہ یہ دنیا ہے مومن کے لیے زندان سرا
کیون پھر یہان رنج و تکلیف و خواری چاہیے

ہے اگر دنیا مین لوٹا بھوریا پروا نہین
جنت الفردوس مین محل و اٹاری چاہیے

جسوقت جل شانہ خود منصفی کرے ۔۔۔ ہیبت سے ہر نبی و ولی خشک دم رہے
کوئی کسی حق میں نہوگا وہان شفیع ۔۔۔ جسپر مگر خداے برین کا کرم رہے
میدان روز حشر مین دنیا کا ہر عزیز ۔۔۔ آنکھین چرا کے آہوے وحشی سا رم رہے
چوری دغا فریب دریا سبکا جا کھلے ۔۔۔ جسپر خدا کا رحم ہو اُسکا بھرم رہے
دُنیا کا دھوم دھام یہ دنیا ہی تک ہے بس ۔۔۔ لیکن وہان یہ گنج نہ ملک و حشم رہے
پوچھینگے اہل خلد کہ اے ساکنان نار ۔۔۔ تم کیون میان نار پر رنج والم رہے
دینگے جواب وہ کہ نہ پڑھتے تھے ہم نماز ۔۔۔ اور اس عذاب نار کو جھٹلاتے ہم رہے
حق نے دیا تھا مال نہ دیتے تھے ہم زکوٰۃ ۔۔۔ مال حرام و سود سے بھرتے شکم رہے
جور و ستم حرام و شراب و کباب مین ۔۔۔ مکر و دغا فریب مین سارے جنم رہے
سب لوگ ذوالجلال کی کرتے تھے بندگی ۔۔۔ ہم اُنکو چھوڑ پوجتے دیر و صنم رہے
ہم عالمون کے نیک طریقہ کو چھوڑ کر ۔۔۔ گمراہ پیرزی کے سدا ہمقدم رہے
اُس روز چاہتے ہو جو آمان دوستو ۔۔۔ خوف خدا سے شام و سحر چشم نم رہے
ذکر خداے پاک مین جاری رہے زبان ۔۔۔ لہو و لعب کے حق و دق و بق مین کم رہے
دل گرد شرک و ظلمت بدعت سے صاف ہو ۔۔۔ توحید حق و سنت نبوی الم رہے
اخلاص دل سے کیجیے مولی کی بندگی ۔۔۔ گردن سدا رضاے الٰہی مین خم رہے
مسلم کو دیکھیو حشر مین یا رب یہی امان ۔۔۔ جب جا کہو الواے شفیع الامم رہے

پایگا مشکین چڑھی اپنی بہنگام حساب
کیسے اس بدبخت کی ہوئی جہنم سی نجات
بس کرای مسلم نہین مانینگے وے تیرا کلام

دس نفر پر بھی یہان جو آدمی سردار ہی
سنت و توحید سے جسکو یہان انکار ہی
جن شریرونکے مقدر مین خدا کی مار ہی

دیگر

حضرت حق مین وہی پیارا نبی انسان ہی
جن نبی انسان کو حق پر یہان ایمان ہی

نور جب انسان کے دلمین نہین ایمان کا
بیشک اُس انسان سی بہتر کہین حیوان ہی

کیون نہین حکم الٰہی سے کہے وہ سرکشی
جس لعین روسیہ کا پیشوا شیطان ہی

جو کوئی اللہ کی دلسے کریگا بندگی
جنتی کرنے کا اُسکو وعدۂ رحمان ہی

جب کہ ادنےٰ مرتبہ کا جنتی جو ہوئیگا
ایک اک جنتی کا سو سو اسکو بھی دالان ہے

نہریان بہاری ہین جنت مین شراب و شیر کی
جسکی شیرینی ولذت بحد و پایان ہی

گوشت صدہا قسم مرغونکا وہان موجود ہے
شوربہ ار اور بریان جسکا جو خواہان ہی

گوشت کرنیکو وہان میوے ہزارون ہین لذیذ
اور خدمت کو ہمیشہ حور اور غلمان ہی

عورتین بندونکو جو بخشیگا جنت مین خدا
رنگ و روپ اُنکا بسانِ لولو و مرجان ہی

بی بیونکے ساتھ اپنے تخت پر تکیے دیے
شغل باہم میوہ خوری کا وہان ہر آن ہی

واجب و لازم ہی ہمیشہ اُس خدا کی بندگی
جسنے بندونکے لیے کیا کیا سامان ہی

دلسے کہ توحید حق ہی وحدہٗ لا شریک
اور محمد عبدہٗ یہ کلمۂ ایمان ہے

جو بدن پالا گیا ہے لقمہائے سود سے ... داخل جنت نہو حضرت کا یہ فرمان ہے

جسکو خوش آتا نہیں احکام قرآن و حدیث ... وہ لعین اہل نفاق و صاحب طغیان ہے

کیسا ہی مسلم اُسے توحید و سُنت ہو پسند ... شرک و بدعت کی طرف جسکو یہان میلان ہے

دیگر

جسدن خدا نے نور سنوارا محمدی ... ہمکو خطاب کرکے پکارا محمدی

خیر الامم ہے جبکہ یہ اُمت خدا کے پاس ... بہتر ہو کیون نہ دین ہمارا محمدی

سوتے تھے اسیر تیہ ضلالت کو راہ راست ... چمکا عرب مین جیسے ستارا محمدی

ای احمد یو اسے خدا پر ہو جان نثار ... جسنے کیا ہے دین تمہارا محمدی

بازار و شہر و قصبہ و قریہ مین برملا ... بجتا ہے صبح و شام نقارا محمدی

پہونچے عرب سے روم و دمشق و عراق و شام ... ایران و چین و ہند و بخارا محمدی

اس دین حق کے سامنے دین اپنا چھوڑ کر ... لاکھون ہوئے یہود و نصاریٰ محمدی

آئی ہے جب سے گلشن نبوی مین نو بہار ... کھلے ہین جیسے پھول ہزارا محمدی

توحید کام آئیگی اُسکی نہین کبھی ... جسنے کہ نام دل سے بسارا محمدی

دُنیا مین گرچہ خوار و ذلیل و حقیر ہو ... پروردگار کا ہے پیارا محمدی

ستر جہنمی کو نکالیگا نار سے ... جاتا ہے راہ حق مین جو ہارا محمدی

لہ یعنی اُمید شفاعت ۱۲

اس سال خیر خواہ عاصیان نے صاف صاف ۔ کہدیا ہر ایک خیر و شر ہمارے واسطے
فرض ہی ہر قول و فعل سید ابرار کا ۔ جی سی خوش ہو کر جھکانا سر ہمارے واسطے
راہ سے ڈگنے کا خطرہ بدعتی کو ہی ضرور ۔ ہمتو سُنی ہین نہین کچھ ڈر ہمارے واسطے
جب معراج سی لوٹے تو یہ پانچون نماز ۔ لائے تحفہ ساتھ پیغمبر ہمارے واسطے
پرتو معراج ہی ہر روز حاصل پانچ بار ۔ اس نماز فرض کے اندر ہمارے واسطے
حق تعالی سی عطا کروائینگے خیر الورا ۔ کار اندک مین ثواب اکثر ہمارے واسطے
روز محشر مین شفیع عاصیان ہونگی شفیع ۔ سامنے اللہ کے جا کر ہمارے واسطے
بخشوا کر سب گنہ فردوس اعلی مین سوال ۔ حق سے دلوائینگے آخر گھر ہمارے واسطے
تشنگی کا خوف ہی محشر مین غیروں کے لیے ۔ بھر رہا ہے چشمہ کوثر ہمارے واسطے
از طفیل مصطفے انفس و ہوا کے ہاتھ سے ۔ دے پناہ ای خالق اکبر ہمارے واسطے
جبکہ قلب مومنین ہی درِّ ایمان کا صدف ۔ کیون نہو دل معدن گوہر ہمارے واسطے
جیسے حق گوئی مین ہمنے کھول رکھی ہی زبان ۔ ہر طرف سے تیز ہی خنجر ہمارے واسطے
چھوڑ مت تدبیر کو ای دل خدا کو یاد کر ۔ شاید اب تقدیر [illegible] ہمارے واسطے
حرص مین کیا سود جبکہ ہر من تقدیر سے ۔ [illegible] ہمارے واسطے
ہی غنی کیواسطے دنیا مین آرام و سکون ۔ مفلسی [illegible] جگر ہمارے واسطے
کیون نہو شہر و بشہر کو بکو جانا ضرور ۔ آب اور دانہ ہی در در اور ہمارے واسطے

جو رسم کفر بکر طوگے اُٹھو گے ساتھ کافر کے | یہان تم گو کہ رکھتے ہو مسلمانی کی دیداری
اسی رسم برہمن پر نبے ہو شیخ صدیقی | لقب اپنا مناسب ہے کہ رکھو شیخ زناری
بیا ہو جلد بیوہ کو خیال ننگ کو چھوڑو | گرا دیگی جہنم مین تمھین یہ شرم کی عاری
شریفو گر نچھوڑو گے یہ رسم ہندوانہ تم | تو محشر مین یہ شیخی سیدی دکھلائیگی خواری
نسب کا مول کوڑی بھر نہو بازار محشر مین | جولاہہ اور سید سے عمل کی ہو خریداری
ثواب اُسکو ملیگا سو شہیدونکا قیامت مین | کریگا عقد ثانی کو جو ایسے وقت مین جاری
اگر تم بیوہ مسکین کا جوڑا لگا دو گے | تمھارا جور سے جوڑا لگا دی حضرت باری
جو رکھے گھر مین بیوہ کو تو اُس سے ہر مہینے مین | جو بڑھے ہر حیض سے یا غیرن کرینگی ستمگاری
بظاہر عقد سے بیوہ حیا سبکو دکھاتی ہے | مگر چھپ چھپ کر آمر دسی کرتی ہے نظاری
مگر جب محشون ہو گی وہ زن حمل کے خاطر | حضور فاطمہ سے جائیگی تا ایک ٹھیکاری
سمجھو بیوہ اگرچہ ہوش رکھتی ہو | دیکھو نیچے باجیانا درامائی کی غشیاری
بڑی دادا سے کاٹتے ہین رات آپ مین | تمھین کہتے ہین بیٹھو صبر کو نہین لیے بیاری
سمجھ لو ایسے باجان کو ایجان قصائی تم | اور ایسی سنگدل مانکار کھو نام ہتیاری
دعا اب بندہ مسلم کی ہو مقبول یا اللہ | کہ جاری عقد بیوہ کا ہے لوگو مین ہو جاری

دیگر

خدا سے ڈر ذرا اے بے نمازی | وضو کر سر جھکا اے بے نمازی

سگ و خنزیر بھی ہین تجھسے بہتر | نہ جان انکو برا اسے بے نمازی
پلیدی ظاہری ہے انکے اندر | نجس باطن ترا اسے بے نمازی
خدا کی بندگی سی کیا تجھے کام | تو سگ ہی پیٹ کا اے بے نمازی
ہوا ابلیس جب سجدی سے منکر | تو ہیٹکا را گیا اے بے نمازی
سدا آب حمیم و خار زقوم | سقر مین کھائیگا اے بے نمازی
ڈسین گے گور مین جب مار و کزدم | کریگا ہائے ہا اسے بے نمازی
بطوق آتشی زنجیر ناری | تری ہوگی سزا اسے بے نمازی
پکارے گی تجھے غصے سی دوزخ | کہ میرے پاس آ ای بے نمازی
بہت دنیا مین چکھے تر نوالے | ہوا اب لقمہ مرا اسے بے نمازی
وہان تو ناصحون سے بہاگتا تھا | کہان اب جائیگا اے بے نمازی
چکھاؤنگی مزہ مین آج تجھکو | ترے انکار کا اے بے نمازی
تجھکا سر زندگی ہین ورنہ مرکر | بہت پچہتائیگا اے بے نمازی
تری مسلم نے کی ہے خیر خواہی | نہوا اس سے خفا رہے بے نمازی

دیگر

اے دل نادان ہوشیار یکدن ہو رہتے | کیون ہی غفلت مین سے سرشار اکثر ہو رہے
کھیل مین طفلی کٹی کھوئی جوانی خواب مین | اب ذرا پیری مین ہو بیدار یکدن ہو رہے

یا ہو قبا مین اور توشک فرش گل آرامگار
یا ہو فرش خاک پر از خار یکدن موت ہے

بوعلی سے کچھ نہ بن آئی نہ افلاطون سے
لا دوا ہی موت کا آزار یکدن موت ہے

جبکہ سبکو موت ہے ای بندۂ تسلیم ضرور
واسطے تیرے بھی آخرکار یکدن موت ہے

دیگر

یا الٰہی روز و شب توفیق احسان دی مجھے
شرمساری جرم و عصیان سے تو آہ رن دی مجھے

یا الٰہی تو نگاہ حفظ رکھ مجھپر مدام
راہ نیکی سے کہین بہکا نہ شیطان دے مجھے

توشۂ منزل سے ہوتی ہر مسافر کی گزر
زاد راہ آخرت ای رب یزدان دی مجھے

دوان نہ ہو اخذ توشۂ درکی گدائی مین کبھی
گرکوئی اسکے عوض تخت سلیمان دے مجھے

یون تو ہون یارب سزاوار جہنم سر بسر
تو محض اپنے کرم سے باغ رضوان دے مجھے

ذلت و خواری یہان کی فخر ہی میرے لیے
تو جو اپنی بارگہ مین عزت و شان دی مجھے

یا الٰہی باغ دنیا مین اگر لایا ہے تو
غنچۂ مقصود سے بھر بھر کے دامان دی مجھے

بیٹھتے اٹھتے ٹہلتے جاگتے سوتے ہوئے
اپنے ذکر و فکر سے یکدم نہ نسیان دی مجھے

عضوہا تن کو میرے اپنی مرضی مین لگا
خوف اپنا ظاہر و باطن مین یکسان دی مجھے

مجلس ناپاک کیشان سے بچا کر صبح و شام
صحبت پاکیزۂ پرہیزگاران دی مجھے

درد و غم سے ہر گھڑی رہتی ہے بغرم بیکل
وارد و درد آ طبیب دردمندان دی مجھے

مزرع عقبیٰ ہے یہ دنیا بقول مصطفیٰ
یا الٰہی اس زراعت مین نہ نقصان دی مجھے

طریقہ اہل سنت کا مجھے جسدن سے بھاتا ہی
کوئی میری امامت سے بدل انکار لاتا ہی

کوئی کہتا ہی لامذہب کوئی گمراہ بتاتا ہی
کوئی چشم غضب سے تیوری مجھپر چڑھاتا ہی

صفائی اسلیے مذہب کی تیغ کہہ سنائی ہی

عزیزو بار سنت کا لیا سر پر جو ہو سو ہو
چلا اس راہ میں جان اپنی کھو کر جو ہو سو ہو

کیا اب نوش جام ساقی کوثر جو ہو سو ہو
کرون منزل کو طے میں پا کے جادہ جو ہو سو ہو

نبوی منزل مقصود سے لو لگائی ہی

عمل میں مذہب حنفی کے میں تقلید کرتا ہون
قیاس ان کا حدیث مصطفائی سے ملاتا ہون

قیاسی مسئلون میں پیروی ان کی بجا لاتا ہون
موافق ہو تو بہتر ورنہ ہاتھ اس سے اٹھاتا ہون

اسی انداز کی تقلید میرے جی کو بھائی ہی

بدل ان چار مجتہدون کو ہادی جانتا ہون میں
قیاس حق و باطل قول کو پہچانتا ہون میں

بلا تعیین کی تقلید کی ٹھانتا ہون میں
نہ مسم انفار و مصری کو ملا کر چھانتا ہون میں

بفضل ایزدی یہ حق شناسی میرے جی پائی ہی

عزیزو آپکو جب پیرو سنت بتلاتے ہو
مخالف اپنے مذہب کی حدیثین جبکہ پاتے ہو

محبت سید کونین کی منہ سے جتلاتے ہو
عمل کرتے نہیں اسکے کیون بہانے پیش لاتے ہو

یہ کیسی حب نبوی پیروی مصطفائی ہی

محبت پنجتن کی رافضی بھی تو جتاتے ہین
مگر وہ پنجتن کی پیروی سے منہ چھپاتے ہین

غم حسنین میں روتے ہین اور زنجیر و بہاتے ہین
بڑھاتے ہین لبون پر مونچھ اور داڑھی منڈاتے ہین

تمھین بھی شاید ان لوگون سے بو ایسی سکھائی ہی

ناجی ہے جنے مسلک سنت قبول کی
سنی خوش نصیب کو باغ و بہار ہے
سنت کے برخلاف کو مرشد نہ کیجیے
تسبیح و تاج و جبہ پر اسکے نہ بھولیے
سنی خوش نصیب کو باغ و بہار ہے

جو پیرو رسول ہو کامل اسی کو جان
عامی محض ہے تب بھی فاضل اسی کو جان
سنی خوش نصیب کو باغ و بہار ہے

سنی ستم اٹھاتے ہین سنت کے واسطے
پھر مال و زر لٹاتے ہین سنت کے واسطے
سنی خوش نصیب کو باغ و بہار ہے

مسلم کی بعد ختم مسدس کے ہے دعا
محفوظ رکھ کے آفت بدعت سے تو سدا
سنی خوش نصیب کو باغ و بہار ہے

ناری ہے جس گروہ نے بدعت کی راہ لی
بدبخت بدعتی کو جہنم کی مار ہے
ہاتھ اپنا اسکے ہاتھ مین ہرگز نہ دیجیے
اس پیر جی کو نائب ابلیس بوجھیے
بدبخت بدعتی کو جہنم کی مار ہے

عارف اسی کو ذاکر و شاغل اسی کو جان
سو عاقلوں کے بیچ مین عاقل اسی کو جان
بدبخت بدعتی کو جہنم کی مار ہے

گالی و مار کھاتے ہین سنت کیواسطے
آخر کو سر کٹاتے ہین سنت کیواسطے
بدبخت بدعتی کو جہنم کی مار ہے

کر بخش و بخشیو میرے گناہون کو یا خدا
سنت کی اتباع مین کامل مجھے بنا
بدبخت بدعتی کو جہنم کی مار ہے

تمام شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

در فضائل تعمیر مسجد

غیرت نہین جب آئی مسلمانونکو ای یار
ہی خانۂ حق رونق اسلام ہمارا
مین زور حکومت کا اگر ہاتھ مین لاتا
اس دیر کی جا مسجد اسلام بناتا
ہی خانۂ حق رونق اسلام ہمارا
تقدیر اگر کاش کہ کرتی مری یاری
توکہنہ و بوسیدہ پڑی مسجدین ساری
ہی خانۂ حق رونق اسلام ہمارا
کرتا ہی جو مسجد کی پلیدی سی حفاظت
یا رکھے جو پانی کا گھڑا بہر طہارت
ہی خزانۂ حق رونق اسلام ہمارا
اب جلد دکھا بندۂ مسلم کو الٰہی
تا دیر صنم گہ سو اٹھی گرد تباہی
ہی خانۂ حق رونق اسلام ہمارا

تو ایسے مسلمانون پر اللہ کی پھٹکار
حق باب مین اس گھر کے لکھے نام ہمارا
بتخانۂ کفار سیہ دل کو مٹاتا
دل دیر و صنم پوجنے والے کو جلاتا
حق باب مین اس گھر کے لکھے نام ہمارا
دیتا مجھے دینار و درم حضرت باری
سنگین بناتا مین بصد نقش و نگاری
حق باب مین اس گھر کے لکھے نام ہمارا
یا روشنی و فرش و چٹائی سے حمایت
ملتی ہی اسی خدمت مسجد کی سعادت
حق باب مین اس گھر کے لکھے نام ہمارا
تو سلطنت ہند مین اسلام کی شاہی
ہر مسجد بوسیدہ کی ہو پشت و پناہی
حق باب مین اس گھر کے لکھے نام ہمارا

تمام شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حکایت ابلیس

یہان ملعونوں کی آنسے سیکڑون تلوار کھائی ہے

کیا تیار یئے اس مخمس کو بدشوار ہی
لگے سنت رسول سید مختار کی پیاری

کہ شاید دی سمجھ سبکو جناب حضرت باری
اُٹھے تقلید شخصی کی دلون سے روگ بیماری

عزیز دتمنے کیون مجھپہ بھلا تیوری چڑھائی ہے

کہا تک اے ہوای مسلم دماغ اپنا دکھادیگا
اگر بدبخت کو اک دفتر کہنہ سنا دیگا

سعید ازلی کو اتنا ہی سنانا کام آدیگا
تجھی کو بلکہ وہ اُلٹا ہی لامذہب بنا دیگا

خدانے مہر اُسکی فہم و دانش پر لگائی ہے

تمام شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مسدس ثنا خوانی سنت و مذمت بدعت

اوّل تو فرض طاعت پروردگار ہی
پھر پیروی سنت اصحاب و یار ہی
سُنّی خوش نصیب کو باغ و بہار ہی

پھر اتباع شافع روز شمار ہی
پھر مہدی زمان کی اطاعت بکار ہی
بدبخت بدعتی کو جہنم کی مار ہی

سنت کی پیروی سے خدا کا حبیب ہو
دنیا میں ظلّ رحمت رب مجیب ہو

دوزخ کی آنچ دور ہو جنت قریب ہو
محشر میں مصطفیٰ کی شفاعت نصیب ہو

دریا کو تیرتے ہون تو پار ترہو کبھی
سنی خوش نصیب کو باغ و بہار ہے
آل نبی جو مسلک سنت کو چھوڑ کر
کل بدعتی سے پیش خدا ہی وہ خوار تر
سنی خوش نصیب کو باغ و بہار ہی
افسوس اندنون وہ زمانہ پدید ہے
بدعت کا زور شور قریب و بعید ہے
سنی خوش نصیب کو باغ و بہار ہی
جب ہو ظہور بعثر ما فی القبور کا
بدحال تشنگی سے ہوا اہل نشور کا
سنی خوش نصیب کو باغ و بہار ہی
جسنے کہ کرکے اہل ضلالت کی پیروی
باہر ہوا وہ دائرہ اسلام سے شقی
سنی خوش نصیب کو باغ و بہار ہی
سنی ہی خاص نائب سرکار مصطفے
ہر بدعتی خلیفۂ ابلیس بے حیا

سنت کے ہین خلاف تو سمجھو انھین غوی
بدبخت بدعتی کو جہنم کی مار ہی
چلتا ہی کار دین مین بدعت کی راہ پر
بھولا ہی راہ آپ کو کھلا کے راہ پر
بدبخت بدعتی کو جہنم کی مار ہی
کہ ہر کسی کا ایک طریقہ جدید ہے
سنی کو ایسے وقت مین اجر شہید ہے
بدبخت بدعتی کو جہنم کی مار ہی
بازار گرم حصل ما فی الصدور کا
سنی کو جام دینگے شراب طہور کا
بدبخت بدعتی کو جہنم کی مار ہی
سنت سے منھ کو موڑ کے بدعت کی راہ لی
جان اسکو مشرکون کا برادر تو اے اخی
بدبخت بدعتی کو جہنم کی مار ہی
پھیلا رہا ہی ہر سو طریقہ حدیث کا
کوشش مین ہے کہ جلوۂ سنت کو دن بجھا

کرد تو یہ تعصب سے جو خوف کبریائی ہے

بھلا تقلید شخصی کو کہاں سے تمنے ٹھہرایا — خدا نے اور نبی نے تو کہین اسکو نہ فرمایا
نہ اجماع صحابہ سے کہین اسکا پتا پایا — قیاس و رای سے اپنے نہ مجتہد دین نے بتلایا

جدی اپنی شریعت تمنے یہ گھر سے بنائی ہے

صحابہ قول لیتے تھے کبھی صدیق اکبر کا — کبھی فاروق کا فتوی کبھی عثمان و حیدر کا
وہان یہ حال تھا ہرگز نہ اصحاب پیمبر کا — کہ مذہب ہو جدا ہر کا مقرر یا لقب ہر کا

کہ فاروقی فلانا ہے فلانا مرتضائی ہے

جہان خود سید کونین کی موجود سنت ہے — وہان غیر نبی کی قول و رائے پر چلنا ضلالت ہے
رسول اللہ کے ساتھ اس مقلد کو بغاوت ہے — نہین وہ اہل سنت بلکہ منکر فخر الرسالت ہے

اگرچہ صورت اپنی اہل سنت کی بنائی ہے

تعجب ہی کہ کلمہ سید ابرار کا پڑھنا — اور انکے زمرۂ امت کے اندر آپکو گننا
پھر انکے قول ہوتے دوسرے کی رائے پر چلنا — اور اپنے آپکو اسکی طرف منسوب کر رکھنا

معاذ اللہ یہ کیسی نبی سے بیوفائی ہے

کہا حضرت نے امت مین مری فرقہ بہتر ہو — بہتر دوزخی اور ایک کا فردوس مین گھر ہو
گئے پوچھے کہ اسمین کون فرقہ راستی پر ہو — تو فرمایا جسے منظور یاں وہ راہ انور ہو

جو مینے اور مرے اصحاب اور یاروں نے پائی ہے

یہانتک تو تعصب نے سمجھ انکی اڑائی ہے

جو ہو جس مسئلہ سے بیخبر سو پوچھ لے جا کر
کسی مفتی سے جو ہو واقف اخبار پیغمبر

مگر تقلید اسکی خاص کر لینا نہیں بہتر
روا ہے دوسرے مفتی سے فتویٰ پوچھنا اسپر

یہی تقلید ہے جسکی خبر قرآن میں آئی ہے

روش تقلید شخصی کی روا ہے اس قدر پر
کہ جو واجب سمجھے اس روش کو دین کے اندر

ضرورت احتیاط و اتقا یا ضیق میں آکر
عمل کرنے خوشی سے دوسرے مذہب کے فتوی پر

تو پس تقلید شخصی میں نہیں کچھ بھی برائی ہے

کہا کرتے ہیں یوں اہل تعصب ہم غریبوں سے
کہ ہمکو فقہ کافی ہے نہیں مطلب حدیثوں سے

ہماری غرض ہے اس گفتگو پر ان عزیزوں سے
کہ جب سارے مسائل میں غرض ٹھہری فقیہوں سے

تو مسلم ترمذی کا نام لینا بے حیائی ہے

بویوسف اور محمد کی ہوئی تحقیق جب کامل
ہزاروں قول انھوں نے کر دیے استاد کے باطل

مقلد مبتلا ہین اکثر ہے فتوی دیکھا اے عادل
خطا سے مجتہد کو پاک ٹھہرانا ہے لاحاصل

صفت معصومیت کی خاص حصہ انبیا کی ہے

اماموں کی خطا اور چوک پر جو مرد نا ہنجار
نکالے حق میں ان ارکان دین کے طعن کی گفتار

اور استنباط مجتہدین کو سمجھے محض بیکار
ہے اسکو صاف فاعتبروا اولی الابصار سے انکار

مرے نزدیک وہ بھی ایک گمراہوں کا بھائی ہے

عطا کر مرے واسطے کوئی گھر
کہ جس مین رہون جا کے شام و سحر

کہا حق نے گھر تیرا حمام ہے
اُسی مین تجھے چین و آرام ہے

کہا پھر کہ اے رب بالا و پست
مقرر ہو کیا میری جاے نشست

کہا حق نے بازار مین کر نشست
چو راہے ترا ہو مین کر بازگشت

کیا عرض پھر اُسنے اے کبریا
مرے واسطے کوئی کھانا بتا

کہا حق تعالیٰ نے اے نابکار
جو مردہ ہوا آپ سے جاندار

تو کھا اُسکو اور دوسرا وہ طعام
کہ جسپر نہ لین حق تعالیٰ کا نام

کیا عرض پھر حق تعالیٰ سے یون
کہ یارب بتا کون پانی پیون

ہوا حکم جو نشہ آور ہے چیز
پیا کر سدا اُسکو اے بے تمیز

ہوا ملتجی حق سے پھر وہ رجیم
موذن مرا کون ہے یا کریم

کہا حق تعالیٰ نے سن ای شقی
موذن تو اپنا سمجھ بانسلی

تو پھر عرض کرنے لگا اے خدا
بتا میرا قرآن ہے کون سا

کہا شعر کو اپنا قرآن جان
پھرا جس مین ہے جھوٹ کا داستان

ہوا ملتمس حق سے پھر بے حیا
کہ لکھنے کا میرے ٹھکانا بتا

کہا حق نے سوزن گودنا
تو حرف اپنا انسان پر کھودنا

کیا عرض پھر اُسنے ای پاک ذات
بتا تو مقرر ہے کیا میری بات

کہا حق نے تسبیح مین نہ لب کھولنا
جہان بولنا جھوٹ ہی بولنا

کیا عرض پھر اُس نے رب البشر
بتا میرا ہے کون پیغامبر